ٹارزن اور جادوئی جھونپڑی

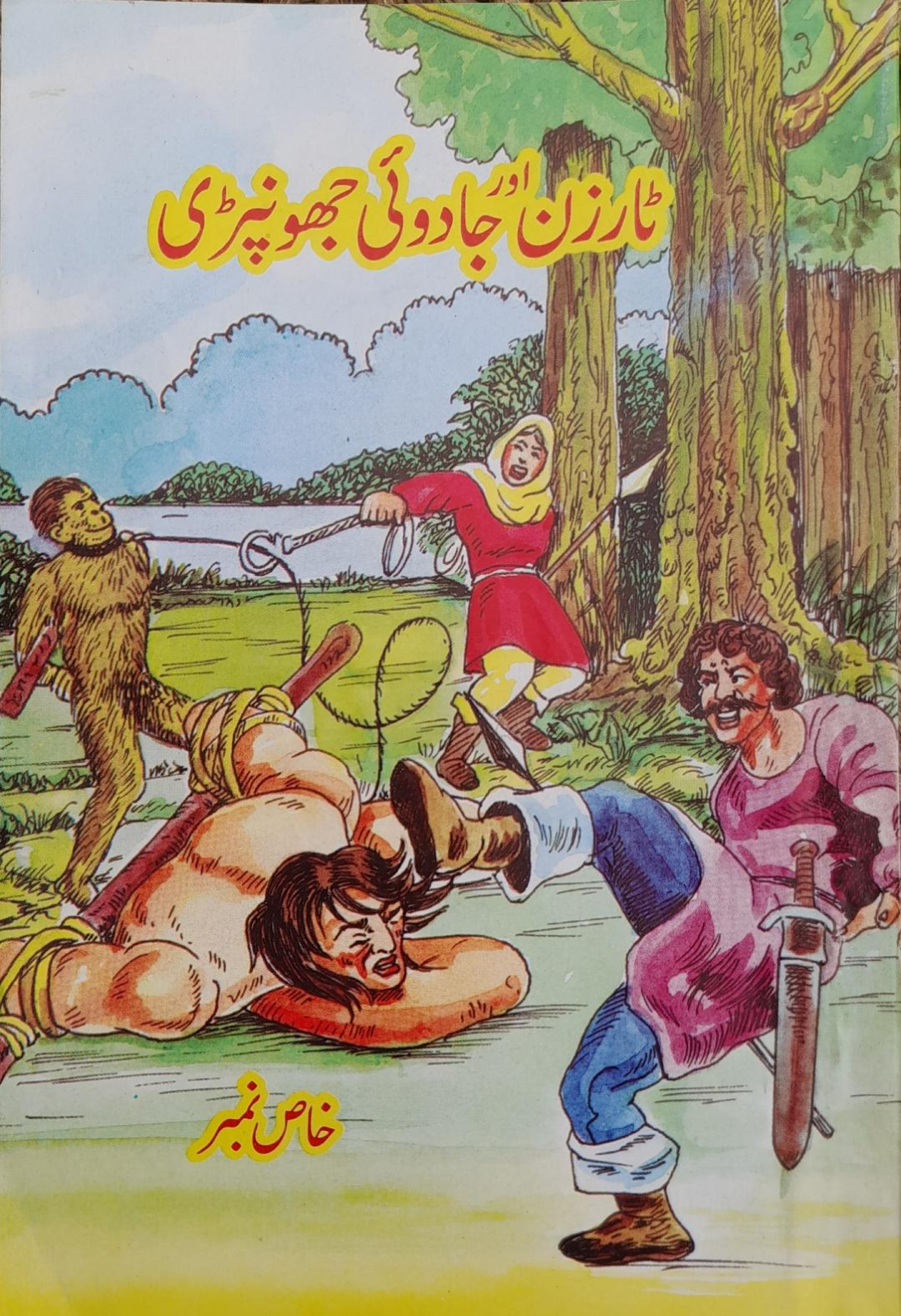

خاص نمبر

بچوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

ٹارزن اور جادوئی جھونپڑی

خاص نمبر

ظہیر احمد

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300-9401919

غراھٹ کی آواز سن کر ٹارزن ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کی نظریں اردگرد موجود جھاڑیوں پر جم گئیں۔ وہ صبح سویرے جاگ کر حسب معمول جھیل میں نہانے کے لئے جا رہا تھا۔ منکو کو اس نے جنگل سے پھل اور شہد لینے بھیج دیا تھا۔

جھیل کی طرف جاتے ہوئے اچانک ہی اسے غراھٹ کی آواز سنائی دی تھی اور ٹارزن غراھٹ کی اس آواز کو بخوبی پہچانتا تھا۔ وہ کسی شیر کی غراھٹ تھی جو شاید ان جھاڑیوں میں کہیں چھپا ہوا تھا۔

''کون ہے۔ کالوشیر۔ کیا تم ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے جھاڑیوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں

کہا۔ اسی لمحے دائیں طرف سے جھاڑیاں ہلیں اور دوسرے لمحے ایک طاقتور، جسیم اور نہایت خوفناک شیر جھاڑیوں سے نکل کر سامنے آ گیا۔

شیر کا منہ بے حد بڑا تھا اور اس کے دائیں بائیں دو لمبے لمبے اور نوکیلے دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ اس کا رنگ بھورا تھا اور آنکھیں سرخ تھیں۔ اس نے ٹارزن کے سامنے یوں سر جھکا لیا جیسے اسے سلام کر رہا ہو۔

”کیا مطلب۔ تم میرے جنگل کے شیر معلوم نہیں ہوتے۔“ ـــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ٹارزن سردار۔ میرا نام ابوگا ہے۔ میں کاشار جنگلوں سے یہاں آیا ہوں۔“ ـــــ شیر نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”کاشار جنگلوں سے۔ اوہ۔ کاشار جنگل تو یہاں سے بہت دور ہیں۔ شاید شمال مغرب کے آخری کونے میں۔“ ـــــ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

”ہاں ٹارزن سردار۔ میں وہیں سے آیا ہوں۔“ شیر

نے کہا۔

”تم خاصے پریشان اور گھبرائے ہوئے دکھائی دے رہے ہو۔ کیا بات ہے۔ کاشار جنگلوں میں سب خیریت تو ہے نا۔“ ـــــ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں ٹارزن سردار۔ میں واقعی بہت پریشان ہوں۔ اور کاشار جنگلوں میں خیریت نہیں ہے۔ اسی لئے تو میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ میں نے تمہارے بارے میں بہت سنا ہے کہ تم ظالموں کے خلاف اور مظلوموں کی مدد کرتے ہو۔“ ـــــ ربوگا شیر نے کہا۔

”تم نے ٹھیک سنا ہے۔ میں واقعی مظلوم پر کسی ظالم کا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔ ظالم چاہے انسان ہو یا جانور۔ میں اس کے خلاف فوراً اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”بہت خوب۔ تب تو تمہارے پاس آ کر میں نے بالکل ٹھیک کیا ہے۔“ ـــــ ابوگا شیر نے کہا۔

”بات کیا ہے۔ کیا ہوا ہے کاشار جنگلوں میں۔ کون وہاں ظلم کر رہا ہے اور کس پر۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''وہاں دو انسانوں نے سارے جنگلوں پر بے حد ظلم ڈھا رکھا ہے ٹارزن سردار۔ وہ دونوں بے حد طاقتور ہیں۔ وہ جنگلوں میں گھومتے پھرتے ہیں اور ان کے سامنے جو بھی جانور آتا ہے وہ اسے ایک لمحے میں بے بس کر کے ہلاک کر دیتے ہیں اور پھر اس کا دل نکال کر کھا جاتے ہیں۔'' ـــــــ ابوگا شیر نے کہا۔

''کیا کہا۔ دو انسانوں نے کاشار جنگلوں میں ظلم ڈھا رکھا ہے۔ کون ہیں وہ دو انسان اور کیا تم بھی ان سے ڈرتے ہو۔'' ـــــــ ٹارزن نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''میں تو کیا ٹارزن سردار۔ جنگلوں کے تمام باسی ان انسانوں سے ڈرتے ہیں۔ اور میں نے بتایا ہے نا کہ ان کے سامنے جو بھی جانور آجائے وہ اسے ایک لمحے میں بے بس کر کے ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان کے سامنے آنے والا جانور کوئی جنگلی خرگوش ہو یا گرانڈیل اور طاقتور ہاتھی، جنگلی چوہا ہو یا کوئی طاقتور شیر۔ وہ ایک لمحے میں اسے بے بس کر دیتے ہیں۔'' ـــــــ ابوگا شیر نے کہا۔

''حیرت ہے۔ وہ انسان کیا اس قدر طاقتور ہیں کہ

تم جیسا طاقتور اور خوفناک شیر بھی ان سے ڈرتا ہے۔ اور یہ بے بس کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے۔ وہ جانوروں کو کس طرح بے بس کرتے ہیں۔'' ـــــــ ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''ان میں سے ایک انسان کے پاس نیزہ اور ایک کنڈے والی لمبی رسی ہے جبکہ دوسرے آدمی کے پاس نیزہ اور بڑی سی تلوار ہے۔ کسی بھی جانور کو وہ بے بس کرنے کے لیے اس کی طرف اپنے نیزوں کے رخ کر دیتے ہیں۔ جیسے ہی نیزے کا رخ کسی جانور کی طرف ہوتا ہے۔ وہ جانور یوں ساکت ہو جاتا ہے جیسے پتھر کا بن گیا ہو۔ پھر تلوار والا انسان اس جانور کو تلوار مار کر ہلاک کر دیتا ہے۔اور پھر وہ اس جانور کا دل نکال کر کھا جاتے ہیں جبکہ باقی جسم کو اسی طرح چھوڑ دیتے ہیں اور ٹارزن سردار وہ ایسے انسان ہیں جو نہ دن کو سوتے ہیں اور نہ رات کو۔ بس وہ ہر وقت جنگلوں میں گھوم پھر کر جانوروں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جیسے وہ صدیوں کے بھوکے ہوں اور جانوروں کے دل نکال کر اور انہیں کھا کر اپنی بھوک مٹا رہے ہوں۔'' ـــــــ ابوگا

شیر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ شاید ان انسان کا تعلق کسی شیطانی گروہ سے ہے جو وہ نہ دن کو سوتے ہیں اور نہ رات کو اور جانوروں کا دل نکال نکال کر کھا جاتے ہیں۔'' ٹارزن نے جبڑے بھینچتے ہوئے کہا۔

''شاید ایسا ہی ہو۔ بہرحال جنگل کے جانور ان دونوں انسانوں سے بے حد خوفزدہ ہیں اور ان کے خوف سے بھاگتے پھرتے ہیں۔ ان انسانوں کی وجہ سے ان کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں۔ سب کو یہی ڈر لگا رہتا ہے کہ اگر وہ کہیں سو گئے تو وہ ظالم انسان فوراً آجائیں گے اور انہیں سوتے میں ہی ہلاک کر کے ان کے دل نکال کر کھا جائیں گے۔'' ——— ابوگا شیر نے کہا۔

''کیا تم نے اور جنگل کے درندوں نے ان انسانوں سے نجات پانے کے لیے کبھی ان پر حملہ نہیں کیا۔'' ٹارزن نے پوچھا۔

''اوہ۔ ہاں۔ میں تمہیں یہ بتانا تو بھول ہی گیا تھا۔ جنگلوں کے جانوروں نے رات کے اندھیرے اور دن

کے اجالے میں کئی بار انُ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ جب بھی کوئی جانور یا درندہ ان پر حملہ کرنے کی کوشش کرتا تھا وہ یکلخت اچھل کر ان سے بہت دور جا گرتا تھا جیسے کوئی ان دیکھی طاقت ان دونوں انسانوں کی حفاظت کر رہی ہو اور ان پر حملہ کرنے والوں کو اٹھا کر دور پھینک دیتی ہو۔'' ——— ابوگا شیر نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن واقعی حیران رہ گیا۔ وہ دونوں واقعی شیطان معلوم ہو رہے تھے جو دن رات جاگتے تھے۔ جانوروں کو بے بس کر کے ہلاک کرتے تھے۔ان کے دل نکال کر کھا جاتے تھے اور جب بھی کوئی جانور ان پر حملہ کرتا تھا تو ان دیکھی طاقت اسے ان دونوں انسانوں سے بہت دور پھینک دیتی تھی۔

''تمہاری باتیں سن کر میں واقعی بے حد حیران ہو رہا ہوں ابوگا شیر۔ یہ بتاؤ کہ وہ کب سے کاشار جنگلوں میں ہیں اور اب تک وہ کتنے جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے دل کھا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ زیادہ کون سے جانوروں کا شکار کرتے ہیں۔'' ——— ٹارزن نے

کہا۔ ابوگا شیر کی باتوں نے واقعی اسے حیران اور بے حد پریشان کر دیا تھا۔

''وہ پچھلے دس دنوں سے وہاں ہیں ٹارزن سردار۔ صحیح تعداد تو میں نہیں بتا سکتا مگر وہ اب تک سینکڑوں جانوروں کو ہلاک کر چکے ہیں اور وہ زیادہ تر بندروں کو تلاش کرتے ہیں تاکہ انہیں ہلاک کر کے زیادہ سے زیادہ ان کے دل کھا سکیں۔'' ـــــ ابوگا شیر نے کہا۔

''وہ دونوں دیکھنے میں کیسے ہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے اس سے کچھ سوچ کر پوچھا۔

''ان میں ایک مرد ہے اور ایک عورت۔ دونوں لمبے تڑنگے نہیں ہیں اور نہ ہی وہ جسمانی لحاظ سے طاقتور نظر آتے ہیں۔ ان دونوں نے جدید دنیا جیسے لباس پہن رکھے ہیں۔ مرد کے سر کے بال گھنگھریالے ہیں اور اس کی لمبی مونچھیں بھی ہیں۔'' ـــــ ابوگا شیر نے کہا۔

''مرد اور عورت۔ یہ بات تم نے پہلے تو نہیں بتائی تھی۔'' ـــــ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''میں انہیں دو انسان کہہ رہا تھا۔ تمہیں یہ تو نہیں

کہا تھا کہ وہ دونوں مرد ہیں یا دونوں ہی عورتیں ہیں۔"

ابوگا شیر نے کہا۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور حیرت سے ان دونوں کے بارے میں سوچنے لگا۔ ابوگا شیر کہہ رہا تھا کہ ان دونوں نے جدید دنیا کے انسانوں جیسے لباس پہن رکھے تھے۔ اگر وہ جدید دنیا کے انسان تھے تو ان کے پاس نیزوں اور تلواروں کا ہونا انہونی سی بات تھی کیونکہ جدید دنیا کے انسان تو آتشیں ہتھیار استعمال کرتے تھے اور جہاں تک ٹارزن کو معلومات تھیں تو جدید دنیا کے انسان اس قدر وحشی نہیں ہو سکتے کہ وہ جانوروں کے دل نکال کر کھائیں۔

"کیا سوچ رہے ہو سردار ٹارزن۔"____اسے خاموش دیکھ کر ابوگا شیر نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ یہ بتاؤ کیا تمہارے جنگلوں میں کوئی انسانی قبیلہ بھی آباد ہے۔"____ٹارزن نے اس سے پوچھا۔

"نہیں۔ ہمارے جنگلوں میں کوئی انسانی قبیلہ نہیں ہے۔ البتہ دوسرے جنگلوں سے ہمارے جنگلوں میں پھل لینے ، لکڑیاں کاٹنے اور کبھی کبھار شکار کی غرض سے

قبیلے والے آجاتے ہیں۔ اسی طرح مشینی کشتیوں پر جدید دنیا کے انسان بھی کبھی کبھار شکار کرنے کے لئے آجاتے ہیں۔"____ابوگا شیر نے کہا۔

"کیا ان دونوں پراسرار انسانوں نے کبھی کسی انسان کا شکار کیا ہے۔"____ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی تک تو ہم نے جنگلوں میں کسی انسان کی لاش نہیں دیکھی۔"____ابوگا شیر نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں اپنی مرضی سے آئے ہو یا کسی نے تمہیں بھیجا ہے۔"____ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یہاں جنگل کے جانوروں نے بھیجا ہے سردار ٹارزن۔ کاشار جنگلوں کے تمام جانور تمہارے بارے میں جانتے ہیں۔ سب نے یہی متفقہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر کسی طرح تمہیں ہم اپنے جنگلوں میں بلا لیں تو تم ہمیں یقیناً ان ظالم اور پراسرار انسانوں سے نجات دلا دو گے۔"____ابوگا شیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کاشار جنگل واقعی تمہارے کہنے کے

مطابق مصیبت کا شکار ہو گیا ہے۔ اور میں تمہارے جنگلوں کے باسیوں کو ان پراسرار اور ظالم انسانوں سے نجات دلانے کے لیے ضرور آؤں گا۔ ایسے انسان جو جانوروں کا دل نکال کر کھاتے ہیں۔ میں ان کے دل نکال کر ان جانوروں کو کھلا دوں گا۔ ان دونوں کو جب تک میں ان کے انجام تک نہیں پہنچا دوں گا۔ میں چین سے نہیں بیٹھوں گا۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”بہت شکریہ۔ سردار ٹارزن۔ یہ کہہ کر تم نے میرا دل خوش کر دیا ہے۔ تم واقعی ایک بہت بہادر اور عظیم انسان ہو جو اپنے جنگلوں کا آرام چھوڑ کر ہمارے جنگلوں میں مصیبت اور پریشانیوں کا سامنا کرنے آرہے ہو۔“ ـــــ ابوگا شیر نے خوش ہو کر کہا۔

”میں نے اپنی زندگی انسانوں اور جانوروں کی بھلائی کے لیے وقف کر رکھی ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

”سردار ٹارزن۔ میں بہت دور سے آیا ہوں۔ بھوکا ہوں۔ کیا یہاں مجھے کچھ کھانے کو مل سکتا ہے۔“ ابوگا شیر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹارزن سے کہا۔

”اوہ۔ ہاں۔ میں تم سے یہ پوچھنا تو بھول ہی گیا تھا۔ ویسے تو میں نے اپنے جنگلوں میں شکار پر پابندی لگا رکھی ہے۔ لیکن تم بھوکے ہو اس لئے میں تمہیں شکار کی اجازت دے دیتا ہوں۔ میں جھیل میں نہانے کے لیے جا رہا ہوں۔ تم میرے ساتھ چلو۔ جھیل کے پاس ہرن اور خرگوشوں کی خاصی تعداد موجود ہے۔ تم ان کا شکار کر لینا۔ مجبوری ہے کیونکہ تم شیر ہو اور شیر گھاس تو کھاتا نہیں۔“ ـــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا تو ابوگا شیر بھی ہنس پڑا۔ اور پھر ٹارزن اسے لے کر وسطی جھیل کی طرف چل پڑا۔

کاشار جنگلوں کے شمال مغرب میں بڑے اور گھنے درختوں کا جھنڈ تھا۔ جس کے دوسری طرف سمندری کٹاؤ سے ایک بہت بڑی جھیل سی بن گئی تھی اور یہ جھیل کسی جگہ سے بہت تنگ اور کسی جگہ سے بہت کھلی تھی۔

درختوں کے جھنڈ کے درمیان میں لکڑیوں کے تختوں کا ایک کافی بڑا کیبن بنا ہوا تھا۔ وہاں ہر طرف گہری اور پراسرار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ جھنڈ میں موجود درختوں پر ایک چھوٹا سا پرندہ بھی نہیں تھا جس کی آواز سنائی دے جاتی۔ اس علاقے اور درختوں کے اس جھنڈ سے جنگل کے جانور اور پرندے دور دور رہنے کی کوشش کرتے تھے۔ کچھ دنوں سے ان

درختوں کے جھنڈ میں دو پراسرار اور خطرناک انسانوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ ان میں ایک مرد تھا اور ایک عورت۔ دونوں نے جدید دنیا کے انسانوں جیسے لباس پہنے ہوئے تھے۔ مرد نے نیلی پتلون اور کاسنی قمیض جبکہ عورت نے سرخ قمیض اور زرد شلوار پہنی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر زرد رنگ کا بڑا سا کپڑا تھا جس سے اس نے اپنا سر ڈھک رکھا تھا۔

ان دونوں کے پاس نوکدار نیزے تھے۔ ان کے پیروں میں کسی جانور کے کھال کے بنے مضبوط جوتے تھے۔ نیزوں کے ساتھ ساتھ عورت کے پاس ایک بڑی سی رسی تھی جس کے اگلے سرے پر لوہے کا ایک کنڈا سا لگا ہوا تھا۔ جبکہ مرد کے پہلو میں بڑے پھل والی تلوار نظر آ رہی تھی۔ وہ دونوں دن رات جنگلوں میں گھومتے رہتے تھے۔ اور جنگل میں انہیں کہیں بھی کوئی جانور نظر آجاتا تو وہ اس کی طرف اپنے نیزوں کا رخ کر کے اسے لمحوں میں بے بس کر دیتے تھے اور پھر اسے ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر کھا جاتے تھے۔

یہ دونوں پراسرار انسان شیطان کے پیروکار تھے۔ جو

برازیل کے جنگلوں سے یہاں آئے تھے۔ دونوں جادوگر تھے۔ شیطان نے انہیں بے حد جادوئی طاقتیں دے رکھی تھیں۔ یہ دونوں شیطان کے ان پیروکاروں میں سے تھے جو انسانوں اور جانوروں پر طرح طرح کے مظالم ڈھاکر انہیں ہلاک کرتے تھے۔ شیطان نے انہیں ایسے انسانوں اور جانوروں کو ہلاک کرنے پر مامور کر رکھا تھا جن پر جادو اثر نہیں کرتا تھا یا جو جادوگروں کے لئے کبھی بھی خطرے کا باعث بن سکتے تھے۔ ان جانوروں میں ایسے بہت سے جانور تھے جس کے سامنے آتے ہی جادوگروں کا جادو آدھے سے بھی کم رہ جاتا تھا اور ان جادوگروں کو اپنی طاقتیں دوبارہ حاصل کرنے کے لئے پھر سے کڑی محنت اور شیطان کی طویل پوجا کرنی پڑتی تھی۔

شیطان ان جادوگروں کی پوجا سے خوش تو بہت ہوتا تھا مگر ان سے دوبارہ محنت اور طویل پوجا کراتے ہوئے اسے شدید عذابوں اور تکلیفوں سے گزرنا پڑتا تھا۔ وہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ اپنے پیروکار اور جادوگر بنائے رکھنا چاہتا تھا جو نیک انسانوں کو بہکا سکیں۔ انہیں

مصیبت اور پریشانیوں میں مبتلا کر سکیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچا سکیں۔

جادوگروں کو اپنی جادوئی طاقتیں بڑھانے کے لیے ویرانوں، پہاڑوں اور جنگلوں میں ہی آنا پڑتا تھا۔ جہاں وہ طویل پوجا پاٹ کرتے تھے۔ مگر ان جادوگروں کے سامنے بعض اوقات ایسے جانور آجاتے تھے جن کی وجہ سے یا تو جادوگروں کی پوجا پاٹ میں رکاوٹ آجاتی تھی یا پھر وہ اپنے جادو منتر بھول جاتے تھے۔

کاشار کے ان جنگلوں میں شیطان کا ایک بہت بڑا پجاری طاقوس آرہا تھا۔ جس نے ان جنگلوں میں ایک سو سال کی پوجا پاٹ کر کے اپنی جادوئی طاقتوں کو اس حد تک بڑھانا تھا کہ وہ ساری دنیا پر حکومت کر سکے۔ وہ شیطان کا خاص پیروکار تھا جو پاتال کی گہرائیوں میں جادوگری سیکھ چکا تھا۔ اب اسے پاتال سے نکل کر ان جنگلوں میں آنا تھا تاکہ وہ ان جنگلوں سے شیروں اور چیتوں کی طاقت، ہاتھیوں اور گینڈوں جیسی جسامت، لومڑیوں جیسی چالاکی اور سانپوں جیسا زہریلا پن حاصل کر سکے۔ لیکن یہ سب اسے اس صورت میں مل سکتا تھا

جب جنگل ان تمام جانوروں سے پاک ہوتا۔ ہر طرح کے جانوروں سے پاک جنگل میں ہی رہ کر وہ ایسا جادوئی عمل کر سکتا تھا جس سے اس کے پاس ان جانوروں جیسی صلاحیتیں اور طاقتیں آ سکتی تھیں۔ اسی لئے اس نے شیطان سے کہہ کر ان دونوں پراسرار انسانوں کو اس جنگل میں بھجوا دیا تھا تاکہ وہ جنگلوں کے تمام جانوروں کو ہلاک کر کے جنگل صاف کر دیں۔

انسانوں کے روپ میں وہ دونوں جادوگر بدروحیں تھیں جو نہ سوتی تھیں اور نہ آرام کرتی تھیں۔ وہ دن رات جنگلوں میں جا کر جانوروں کا شکار کرتی رہتی تھیں اور ان کے سامنے کوئی جانور ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ ان دونوں نے اپنی حفاظت کے لئے ایک ایسا جادوئی عمل کر رکھا تھا کہ اگر ان کی بے خبری میں کوئی جانور یا درندہ ان پر حملہ کرتا تھا تو وہ اس عمل کے حصار سے ٹکرا کر دور جا گرتا تھا اور دوبارہ ان پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کرتا تھا اور وہ لمحوں میں اسے ہلاک کر کے اس کا دل نکال کر کھا جاتے تھے۔

جادوگر کا نام سانگا تھا جبکہ جادوگرنی کا نام اناکشی

تھا۔ دونوں انسانی روپ میں بے حد معصوم اور عام سے نظر آتے تھے مگر حقیقت میں وہ دونوں بے حد بے رحم، سفاک اور درندہ صفت بدروحیں تھیں۔

درختوں کے جھنڈ میں ان بدروحوں نے لکڑیوں کے تختوں کا کیبن اپنے آرام کے لیے نہیں بنایا تھا۔ یہ کیبن انہوں نے اس طاقوس جادوگر کے لئے بنایا تھا جو ان جنگلوں میں آ کر جادوئی عمل کرنا چاہتا تھا۔ پراسرار بدروحوں نے جنگل کے اس حصے سے یا تو جانوروں کو بھگا دیا تھا یا انہیں ہلاک کر کے ان کے دل نکال کر کھا گئے تھے۔ اگر طاقوس جادوگر وہاں آجاتا تو اسے وہاں کسی جانور سے کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوسکتی تھی۔ وہ اس کیبن میں اپنا جادوئی عمل کرتا رہتا اور پراسرار بدروحیں جنگل کے باقی حصوں میں جا جا کر جانوروں کو ختم کرتی رہتیں۔

پراسرار بدروحیں سانگا اور اناکشی ہر طرح کی جادوئی طاقتیں رکھتی تھیں مگر ان کے پاس حاضر اور غائب ہونے والا جادو نہیں تھا۔ اس لئے وہ پیدل ہی انسانی روپ میں جنگلوں میں گھومتی پھرتی رہتی تھیں اور ان

کے خوف سے جانور بھاگ جاتے اور درختوں سے پرندے اڑ جاتے تھے۔

آج بھی وہ دونوں جھیل سے دور جھاڑیوں میں جانوروں کو تلاش کرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ مگر یوں لگ رہا تھا جیسے جنگل کے جانوروں کو بھی ان کے آنے کی فوراً بو مل جاتی تھی اس لئے وہ دور دور بھاگ جاتے تھے۔ دونوں جھاڑیوں میں دیکھتے اور جانوروں کی بو سونگھنے کی کوشش کرتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے دھماکہ سا ہوا۔ دھماکے کی آواز سن کر وہ دونوں ٹھٹھک گئے۔ جس جگہ دھماکہ ہوا تھا وہاں سیاہ دھواں پھیلا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے دھواں تیزی سے اوپر اٹھا اور پھر اچانک اس دھوئیں نے ایک سیاہ وحشی جیسے انسان کا روپ دھار لیا۔ اس کا رنگ انتہائی سیاہ تھا۔ سر گنجا، آنکھیں چھوٹی چھوٹی ناک لمبی اور کان خرگوش کے کان جیسے بڑے بڑے تھے۔ اس وحشی کے ہونٹ بے حد موٹے اور انتہائی سرخ تھے۔ جیسے وہ کسی جانور کا تازہ خون پی کر آرہا ہو۔ اس وحشی نے سرخ رنگ کا جانگیہ پہن رکھا

تھا۔ اس کے پیر دھوئیں میں چھپے ہوئے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وحشی کے پیر زمین کے بجائے اس دھوئیں پر ہوں۔

''بھاشم۔ تم یہاں۔ تم طاقوس جادوگر کی سیاہ طاقت بھاشم ہی ہو نا۔''—— سانگا نے اس سیاہ فام وحشی کی طرف دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ میں بھاشم ہوں اور میں طاقوش جادوگر کی سب سے بڑی طاقت ہوں۔''—— وحشی نے کہا۔ اس کی آواز بے حد بھاری اور خوفناک تھی جیسے بادل گرج رہے ہوں۔

''یہاں کیوں آئے ہو۔''—— اناکشی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''مجھے آقا طاقوس نے بھیجا ہے۔''—— بھاشم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آقا طاقوس نے۔ کیوں۔ اس نے تمہیں کس لئے بھیجا ہے۔''—— سانگا نے چونک کر کہا۔

''وہ تمہیں بلا رہا ہے۔''—— بھاشم نے کہا۔

''بلا رہا ہے۔ کہاں۔ کیا پاتال میں۔''—— اناکشی

نے کہا۔

''نہیں۔ وہ تمہاری بنائی ہوئی لکڑی کی جھونپڑی میں آ گیا ہے۔ تم دونوں کو اس نے وہیں بلایا ہے۔''۔بھاشم نے کہا۔

''لکڑی کی جھونپڑی میں۔ اوہ۔ وہ اتنی جلدی کیسے آ گیا۔ اس نے تو کہا تھا کہ جب سارا جنگل صاف ہو جائے گا تو پھر وہ آئے گا۔''۔۔۔۔سانگا نے کہا۔

''میں نہیں جانتا۔ تم جاؤ فوراً جاؤ اس کے پاس۔ اس نے تم سے کوئی اہم بات کرنی ہے۔''۔۔۔۔بھاشم نے غرا کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو اناکشی۔ طاقوس ایک بہت بڑا اور طاقتور جادوگر بننے والا ہے اور ہر جادوگر ہمارا آقا ہوتا ہے۔ طاقوس بھی ہمارا آقا ہے۔ اس لئے ہمیں فوراً جا کر اس کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔''۔۔۔۔سانگا نے اناکشی سے مخاطب ہو کر کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہاں۔چلو۔''۔۔۔۔اناکشی نے کہا۔ اسی لمحے بھاشم دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔ بھاشم کے غائب

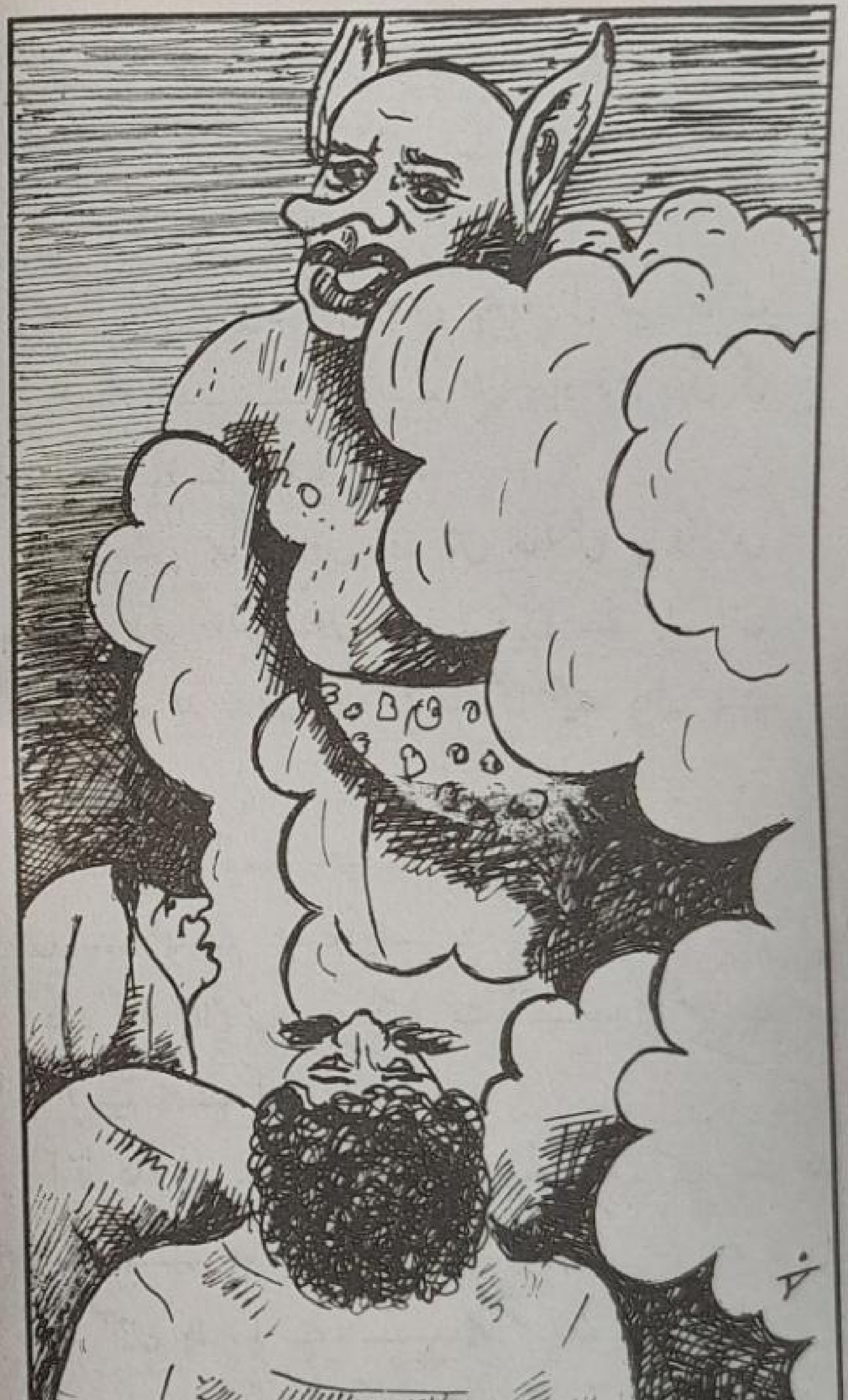

ہوتے ہی اناکشی اور سانگا مڑے اور اس طرف بڑھنے لگے جہاں درختوں کے جھنڈ میں انہوں نے طاقوس جادوگر کے لیے لکڑی کی جھونپڑی بنائی تھی۔ مسلسل اور کافی دیر چلتے رہنے کے بعد وہ دونوں لکڑی کی جھونپڑی میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک سیاہ فام اور دبلا پتلا بوڑھا انسان موجود تھا۔ اس بوڑھے جادوگر کی شکل بے حد بھیانک تھی۔ اس کے بال برف کی طرح سفید تھے۔

''آؤ سانگا، اناکشی۔ میں تم دونوں کا ہی انتظار کر رہا تھا۔''____بوڑھے طاقوس جادوگر نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا۔

''ہمیں کیوں بلایا ہے آقا۔ ہم جنگل میں تمہارے لئے ہی جانوروں کو بھگا رہے تھے اور انہیں ہلاک کر رہے تھے۔''____سانگا نے کہا۔ اناکشی بھی غور سے اس جادوگر کی طرف دیکھ رہی تھی۔

''میں یہاں ایک بہت ضروری کام کے لیے آیا ہوں۔ پاتال میں جو میں جادوئی عمل کر رہا تھا وہ ختم ہو گیا ہے۔ اب مجھے اس جنگل میں آ کر اپنا باقی عمل پورا کرنا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ میں

پاتال میں اس جگہ جہاں میں جادوئی عمل کر رہا تھا وہاں شیطان کو آخری بھینٹ دے سکوں۔ بھینٹ دیئے بغیر شیطان اپنے نائب کو میرے پاس کبھی نہیں بھیجے گا جو میرے لئے وہ جادو منتر لائے گا جس کا مجھے ان جنگلوں میں عمل کرنا ہے۔ میں پاتال میں چونکہ اپنی کسی طاقت اور اپنے کسی جادو کا استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے مجھے مجبوراً یہاں آنا پڑا۔ تم دونوں نے ابھی پورے جنگل کو جانوروں اور پرندوں سے صاف نہیں کیا۔ ان جانوروں اور پرندوں کی وجہ سے میں یہاں بھی اپنی کسی طاقت اور جادو کو کام میں نہیں لا سکتا۔ زیادہ سے زیادہ میں بھاشم کو تم دونوں کے سامنے لا سکتا ہوں تاکہ وہ تم دونوں کو میرا پیغام پہنچا سکے۔ اس لئے میں نے تم دونوں کو یہاں بلایا ہے۔ تم دونوں مجھے بھینٹ لا کر دو تاکہ میں پاتال سے اس جنگل میں آ سکوں اور اپنا جادوئی عمل پورا کر کے ساری دنیا پر قبضہ کر سکوں۔''____طاقوس جادوگر نے کہا۔

''کیا بھینٹ چاہیے۔ جس سے تمہارا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔''____اناکشی نے کہا۔

''بھینٹ کے لیے مجھے ایک سفید فام طاقتور انسان اور ایک بندر چاہیے۔ ایسا انسان جو جانوروں کی زبان بول اور سمجھ سکتا ہو اور اس کے ساتھ کسی ایسے بندر کی دوستی ہو جس کے بال بھورے ہوں اور کسی انسان نے ہی اسے بچپن سے پالا ہو۔ دونوں دوست ہوں اور اکٹھے ہی کھاتے پیتے ہوں۔'' ____ طاقوس نے کہا۔

''انسان۔ اوہ مگر ان جنگلوں میں تو شاید کوئی انسان نہیں ہے کیونکہ ہم گزشتہ کئی دنوں سے یہاں گھوم پھر رہے ہیں اور ہمیں کوئی انسان تو کجا، اس کے پیروں کے نشان تک دکھائی نہیں دیئے۔ البتہ بندر یہاں بہت ہیں۔'' ____ سانگا نے کہا۔

''ان جنگلوں کے دوسرے حصوں میں یقیناً انسان ہوں گے مگر جہاں تک میرا خیال ہے کہ وہ سب قبیلوں کے وحشی اور سیاہ فام ہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ تمہیں سفید فام انسان چاہیے اور وہ بھی ایسا انسان جس کا ساتھی بھورے بالوں والا ایک بندر ہو جسے اس انسان نے بچپن سے پالا ہو۔ ایسا انسان اور بندر بھلا ہمیں کہاں ملے گا۔'' ____ اناکشی نے حیران ہوتے ہوئے

کہا۔

''یہ میں نہیں جانتا۔ میں تو بس اتنا جانتا ہوں کہ مجھے اگلے تین دنوں کے اندر اندر ایک سفید فام انسان اور بھورے بالوں والے ایک بندر کی بھینٹ دینی ہے جو ایک دوسرے کی زبانیں جانتے ہوں اور دوست ہوں۔ تم دونوں کہیں بھی جا کر انہیں تلاش کرو۔ مجھے واپس پاتال میں جانا ہے۔ میں تمہاری مدد کے لیے زیادہ سے زیادہ بھاشم کو یہاں چھوڑ جاؤں گا۔ وہ ان تمام جنگلوں کو کھنگال لے گا۔ اسے جہاں بھی سفید فام انسان اور بھورے بالوں والا بندر نظر آئے گا وہ ان کے بارے میں فوراً تمہیں بتا دے گا۔ پھر تم دونوں وہاں جا کر اور ان دونوں کو باندھ کر اس جھونپڑی میں لے آؤ گے۔ جیسے ہی وہ اس جھونپڑی میں آئیں گے مجھے ان کا پتہ چل جائے گا اور میں انہیں فوراً پاتال میں کھینچ لوں گا۔'' ____ طاقوس جادوگر نے کہا۔

''یہ ٹھیک ہے۔ بھاشم کو اگر تم یہاں چھوڑ جاؤ تو ہمیں تمہاری بھینٹ کی تلاش میں خوار نہیں ہونا پڑے گا۔ وہ بس ہمیں اتنا بتا دے کہ وہ دونوں کہاں ہیں تو

میں اور اناکشی وہاں جا کر انہیں اپنی طاقتوں سے یہاں لے آئیں گے۔“ــــــ سانگا نے کہا۔

”بھاشم یہیں ہے۔ تم جب بھی اس کا نام لو گے وہ تمہارے سامنے آجائے گا۔ اور ہاں مجھے تین دنوں کے اندر اندر سفید فام انسان اور اس کے دوست بھورے بندر کی بھینٹ مل جانی چاہیے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو شیطان مجھ سے ناراض ہو جائے گا اور میں ہمیشہ کے لیے پاتال میں ہی قید ہو کر رہ جاؤں گا۔“ــــــ طاقوس جادوگر نے کہا۔

”تم فکر مت کرو آقا۔ ہم تمہارے لئے ہر صورت بھینٹ حاصل کریں گے۔ ہمارے ہوتے ہوئے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔“ــــــ اناکشی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں واپس جا رہا ہوں۔ باہر بھاشم موجود ہے۔ اسے فوراً جنگلوں میں بھیج دو۔ وہ سفید فام انسان اور اس کے دوست بھورے بندر کی تلاش میں زیادہ وقت نہیں لگائے گا۔“ــــــ طاقوس جادوگر نے کہا۔ ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر ادھر ادھر

لہرائے اور وہاں سے غائب ہو گیا۔

”آؤ۔ بھاشم سے بات کریں۔ اگر ان جنگلوں میں کوئی ایسا انسان موجود ہے جس کا رنگ سفید ہے اور جو جانوروں کی زبان جانتا ہے اور اس کا کوئی بندر دوست ہے تو بھاشم واقعی جلد ہی اسے ڈھونڈ نکالے گا اور پھر ہم وہاں جا کر ان دونوں کو وہاں سے لے آئیں گے۔“ــــــ سانگا نے کہا اور اناکشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں جھونپڑی سے نکلتے چلے گئے۔

منکو حیرانی سے اس بھورے شیر کو دیکھ رہا تھا جس نے جھیل کے کنارے دو ہرن مار گرائے تھے اور بڑے مزے سے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا تھا جبکہ ٹارزن جھیل میں بڑے اطمینان بھرے انداز میں نہا رہا تھا۔

منکو جانتا تھا کہ ٹارزن نے انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں پر بھی ہرنوں اور خرگوشوں کے شکار پر پابندی لگا رکھی تھی۔ گوشت خور جانور زیادہ سے زیادہ جنگلی چوہے اور چھوٹے موٹے جانوروں کا شکار کر کے کھا سکتے تھے مگر یہ شیر ٹارزن کی موجودگی میں ہرنوں کو مار کر کھا رہا تھا اور یہ شیر ان جنگلوں کا بھی معلوم نہیں

ہو رہا تھا۔

منکو جنگل سے ٹارزن کے لئے پھل اور شہد کے چھتے لایا تھا اور ایک بڑی چٹان پر بیٹھا ٹارزن کے نہانے سے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ ٹارزن سے اسی شیر کے بارے میں پوچھنا چاہتا تھا۔ ٹارزن تھوڑی ہی دیر میں نہا کر باہر آ گیا اور چٹان پر چڑھ کر منکو پاس آ کر بیٹھ گیا۔

''سردار۔ کیا تم نے اس جنگل کی سرداری چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔'' ـــــ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''نہیں۔ کیوں۔ میں بھلا سرداری کیوں چھوڑوں گا۔'' ٹارزن نے حیران ہو کر کہا۔

''سرداری نہیں چھوڑی تو کیا تم نے جنگل کے جانوروں پر توجہ دینی چھوڑ دی ہے۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''نہیں۔ یہ بات بھی نہیں ہے۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اسے منکو کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی۔

"تم نے سرداری بھی نہیں چھوڑی، جنگلوں کے جانوروں پر توجہ بھی دینا چاہتے ہو پھر تو میں یہی کہوں گا کہ تم یقیناً بوڑھے ہو گئے ہو۔"____منکو نے اسی انداز میں کہا۔ ٹارزن حیرانی سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔ وہ سمجھا کہ شاید منکو اس سے مذاق کر رہا ہے مگر منکو بے حد سنجیدہ تھا۔

"میں اور بوڑھا۔ کیا بات ہے منکو۔ کیا جنگل میں جا کر تم نے کوئی نشے والی بوٹی تو نہیں کھالی جو اس طرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔"____ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بہکی بہکی باتیں نہیں کر رہا۔ جو بوڑھا ہوتا ہے اس کی بینائی بھی کم ہو جاتی ہے اور بینائی کم ہونے والے کو اردگرد کا ماحول نظر نہیں آتا اور شاید بڑھاپے میں سننے والی صلاحیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ تم بوڑھے ہو گئے ہو اسی لئے شاید تمہیں بھی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی اور نہ کچھ دکھائی دے رہا ہے۔"____منکو نے سنجیدگی سے کہا۔

"اگر سنائی نہ دے رہا ہو تو میں تمہاری باتوں کا

جواب کیسے دے رہا ہوں۔ اور تم میرے سامنے بیٹھے ہو۔ تم ناشتے میں میرے لئے شہد کے دو چھتے، چار ناریل، سیب، کیلے اور انگور لائے ہو۔ یہ سب مجھے نظر آ رہے ہیں۔ جس کا مطلب ہے کہ میں بوڑھا نہیں ہوا۔"____ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اسے اب بھی منکو کی باتیں مذاق معلوم ہو رہی تھیں۔

ٹارزن نے ادھر ادھر دیکھا پھر اس کی نظر اباگا شیر پر پڑی جو ہرن کھا رہا تھا تو اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

"اب سمجھا۔ تم یہ سب شاید اباگا شیر کی وجہ سے کہہ رہے ہو۔"____ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ غیر علاقے کا شیر یہاں تمہاری موجودگی میں معصوم ہرنوں کا شکار کر کے کھا رہا ہے۔ اور تم یہاں بیٹھے ہنس رہے ہو۔ حیرت ہے۔"____منکو نے کہا۔

"اسے میں نے ہی یہاں شکار کرنے کے لئے کہا تھا۔"____ٹارزن نے کہا۔

"تم نے۔ مگر کیوں۔ تمہارے تو اصول بے حد سخت

ہیں۔ جو تمہارے اصولوں کی خلاف ورزی کرتا ہے تو تم اسے سخت سے سخت سزائیں دیتے ہو۔ اور آج ایک دوسرے جنگل کے درندے کے لئے تم اپنے اصول خود ہی بھول گئے ہو۔'' ___ منکو نے کہا۔

''یہ بات نہیں ہے۔'' ___ ٹارزن نے سر جھٹک کر کہا۔

''تو پھر کیا بات ہے۔ یہ شیر اس قدر بے رحمی سے ہرنوں کا شکار کر کے انہیں کیوں کھا رہا ہے۔'' ___ منکو کے لہجے میں غصہ تھا۔ کیونکہ وہ ٹارزن کو بخوبی جانتا تھا۔ ٹارزن نے جنگل کے جو قانون بنا رکھے تھے اس پر وہ جنگل کے جانوروں سے بھی سختی سے عمل کراتا تھا اور خود بھی کرتا تھا اور جو جانور اس کے قانون کو توڑنے کی کوشش کرتا تھا تو ٹارزن اسے قانون توڑنے کے جرم میں سخت سزائیں دیتا تھا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ جھیل کے کنارے جو ہرن موجود ہیں یہ ایک ایسی بیماری کا شکار ہو گئے ہیں جس سے یہ لاغر اور کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ انہیں بھوک لگتی ہے اور نہ پیاس اور وہ اسی حالت میں تڑپ تڑپ

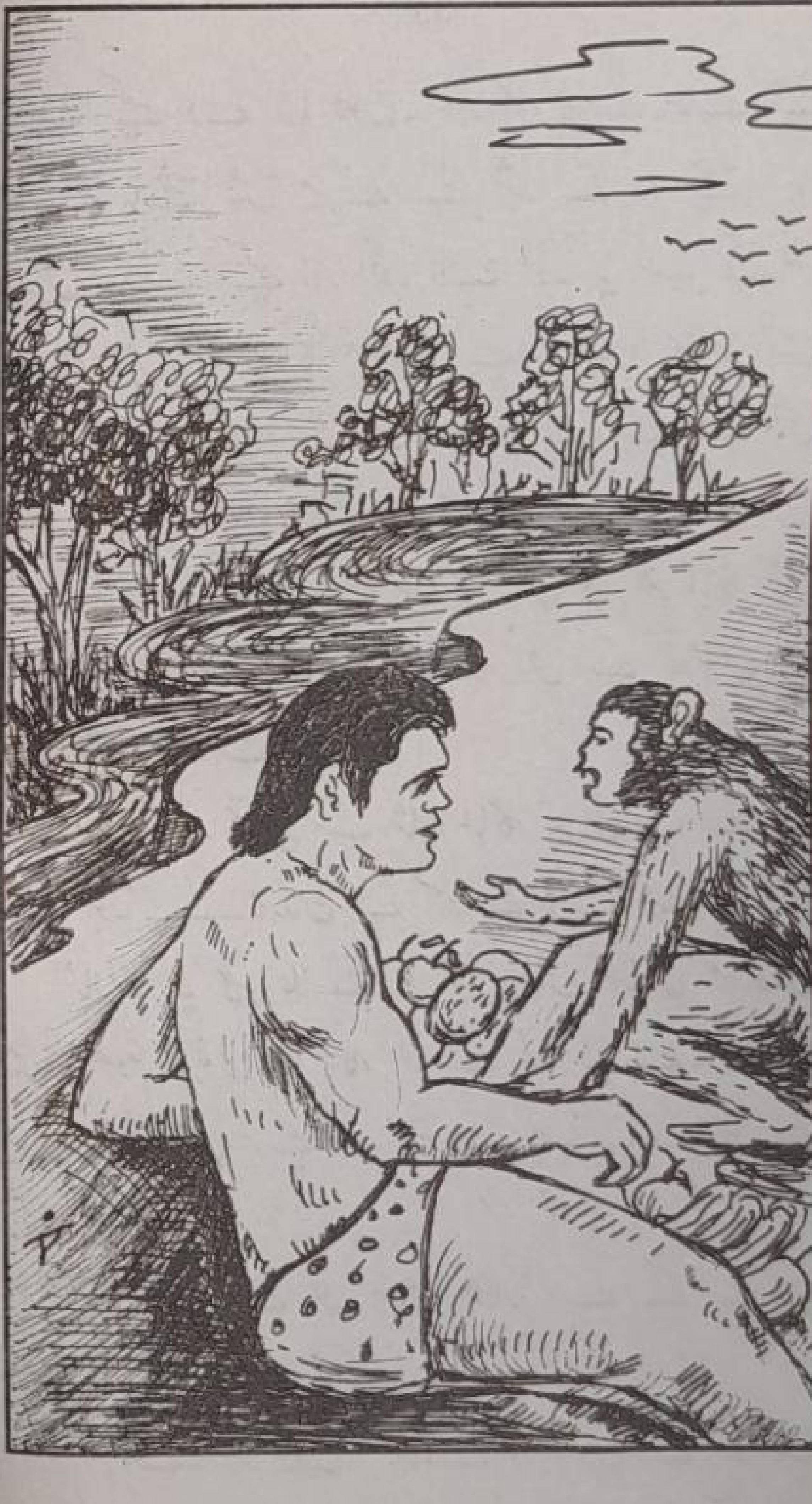

کر خود ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اب تک یہاں کئی ہرن ہلاک ہو چکے ہیں اور تم جانتے ہو کہ میں ان کے علاج کے لئے قبیلوں کے حکیموں کو بھی یہاں بلا چکا ہوں۔ جن کا کہنا ہے کہ انہیں جو بیماری لگی ہے وہ ناقابل علاج ہے۔ ان کا تندرست ہونا ممکن نہیں۔ البتہ تندرست ہرنوں کو اور دوسرے جانوروں کو ان سے دور کر دیا جائے تو وہ بچ جائیں گے۔ باقی بیمار ہرن، خرگوش اور دوسرے جانور جو بچ نہیں سکتے انہیں میں خود ہلاک کر دوں یا انہیں درندوں کا شکار بنا دوں۔ مجھ سے ان معصوم جانوروں کی بیماری دیکھی نہیں جاتی۔ اس لئے میں نے سوچا تھا کہ آج جنگل کے جانوروں کو اس طرف بھیج دوں گا تاکہ وہ بیمار ہرنوں، خرگوشوں اور دوسرے جانوروں کا شکار کر کے کھا جائیں۔ ان کے تڑپ تڑپ کر اور بھوکا پیاسا ہلاک ہونے سے بہتر ہے کہ انہیں جانوروں کی خوراک بنا دیا جائے۔ یہ اباگا شیر کاشار کے جنگلوں سے آیا ہے۔ یہ بھوکا تھا اس لئے میں اسے یہاں لے آیا۔ اور میرے کہنے پر ہی اس نے دو بیمار ہرنوں کا شکار کیا ہے۔"____ٹارزن نے

کہا۔

"کاشار جنگلوں سے۔ اوہ۔ مگر یہ وہاں سے کیوں آیا ہے۔"____منکو نے ٹارزن کی بات سن کر مطمئن ہوتے ہوئے کہا تو ٹارزن نے منکو کو ساری تفصیل بتا دی۔

"پراسرار انسان۔ کیا وہ واقعی انسان ہیں جو اس قدر خطرناک اور طاقتور قوتیں رکھتے ہیں کہ ان پر کوئی جانور حملہ کرے تو وہ خود بخود اچھل کر ان سے دور جاگرتے ہیں۔"____منکو نے ساری تفصیل سن کر حیرانی سے کہا۔

"اباگا شیر نے یہی کہا ہے کہ وہ دونوں انسان ہیں۔ انہوں نے جدید دنیا کے انسانوں جیسے لباس پہن رکھے ہیں۔"____ٹارزن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ انسانی روپ میں بدروحیں ہوں۔ انسان کم از کم دل کھانے کا گھناؤنا فعل نہیں کر سکتا۔" منکو نے کہا۔

"ممکن ہے۔ اب یہ تو وہاں جا کر اور ان کو دیکھ کر ہی پتہ چل سکتا ہے کہ وہ انسان ہیں۔ دیو ہیں یا بدروحیں۔"____ٹارزن نے کہا اور پھر وہ پھل کھانے

میں مصروف ہو گیا۔ یہ سب باتیں سن کر منکو کا کچھ کھانے کو دل تو نہیں چاہ رہا تھا مگر ٹارزن کو کھاتے دیکھ کر اس نے بھی کیلے چھیل کر کھانے شروع کر دیئے تھے۔ ٹارزن نے جب اسے بتایا کہ دونوں پراسرار انسان خاص طور پر بندروں کی تاک میں رہتے ہیں تو منکو بے حد ڈر گیا۔

''مجھے تو یہ بدروحوں کا ہی چکر معلوم ہو رہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کاشار جنگلوں میں جانے سے پہلے ایک بار آکو بابا سے جا کر ضرور مل لینا۔ ایسا نہ ہو تم انہیں عام انسان سمجھ کر وہاں چلے جاؤ اور وہ پراسرار انسان یا بدروحیں تمہارے لئے مصیبت بن جائیں۔''____ منکو نے کیلے کھاتے ہوئے کہا۔

''وہ انسان ہیں یا بدروحیں۔ آکو بابا کے پاس جانے کا میں بھی سوچ رہا ہوں۔ اباگا شیر نے ان کے بارے میں جو کچھ بتایا ہے اسے سن کر میرا آکو بابا سے ملنا بے حد ضروری ہے۔''____ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارزن نے پھل کھا کر شہد اور پھر ناریل کا پانی پیا اور چٹان سے اتر کر نیچے

آ گیا۔ اس نے اباگا شیر کو وہیں انتظار کرنے کے لیے کہا اور پھر منکو کو ساتھ لے کر کاچار قبیلے کی طرف چل پڑا۔

کاچار قبیلے میں پہنچ کر وہ قبیلے کے دوسرے سرے کی طرف چلا گیا جہاں آکو بابا کی جھونپڑی تھی۔ آکو بابا جھونپڑی میں ہی تھے اور آنکھیں بند کئے عبادت میں مصروف تھے۔ انہیں عبادت میں مصروف دیکھ کر ٹارزن خاموشی سے ان کے سامنے گھاس پر بیٹھ گیا۔ منکو جھونپڑی کے باہر ہی رک گیا تھا۔

آکو بابا کافی دیر تک عبادت کرتے رہے۔ پھر انہوں نے عبادت ختم کی اور آنکھیں کھول کر ٹارزن کی طرف دیکھنے لگے۔ انہیں عبادت ختم کرتے اور آنکھیں کھولتے دیکھ کر ٹارزن نے انہیں مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''تو تم شیطان کے پیروکاروں کے بارے میں جاننے کے لیے آئے ہو۔''____ آکو بابا نے اس کے سلام کا جواب دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔ ٹارزن جانتا تھا کہ آکو بابا بہت باخبر انسان ہیں۔ اس لئے اب اسے ان

کی باتوں پر کوئی حیرت نہیں ہوتی تھی۔

''جی آکو بابا۔ اباگا شیر نے مجھے بتایا ہے کہ کاشار جنگلوں کے جانور انتہائی پریشانی اور مصیبت کا شکار ہیں اور ان کی پریشانی ان دو پراسرار انسانوں کی وجہ سے ہے جو ان جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے دل نکال کر کھا جاتے ہیں۔'' ___ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''وہ انسان نہیں بدروحیں ہیں۔ سانگا اور اناکشی۔'' آکو بابا نے کہا اور ٹارزن چونک پڑا۔

''بدروحیں۔ اور یہ سانگا اور اناکشی کیا ان کے نام ہیں۔'' ___ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔'' ___ آکو بابا نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''اوہ۔ اسی لئے وہ جانوروں کے دل نکال کر کھا رہی ہیں۔ وہ نہ رات کو سوتی ہیں اور نہ دن کو اور جب بھی کوئی جانور ان پر حملہ کرتا ہے تو وہ اچھل کر دور جا گرتا ہے۔'' ___ ٹارزن نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''بالکل۔ یہی بات ہے۔ وہ بدروحیں کاشار جنگلوں میں ان جنگلوں کا صفایا کرنے کے لیے آئی ہیں۔'' آکو بابا نے کہا۔

''جنگلوں کا صفایا کرنے۔ میں سمجھا نہیں۔'' ٹارزن نے حیران ہو کر کہا اور آکو بابا اسے تفصیل بتانے لگے کہ سانگا اور اناکشی نامی بدروحیں ان جنگلوں میں کیوں آئی تھیں۔ ساری تفصیل سن کر ٹارزن کے چہرے پر شدید غصہ آ گیا تھا۔

''ایک جادوگر اپنا جادوئی عمل پورا کرنے کے لیے اتنا بڑا جنگل خالی کرانا چاہتا ہے۔ یہ تو ظلم ہے بہت بڑا ظلم۔'' ___ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''صرف یہی نہیں۔ ان بدروحوں کو تمہاری اور منکو کی بھی تلاش ہے۔'' ___ آکو بابا نے کہا تو ٹارزن ایک بار پھر چونک پڑا۔

''اوہ۔ مگر وہ مجھے اور منکو کو کیوں تلاش کرنا چاہتی ہیں۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے کیا۔'' ___ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ طاقوس جادوگر پاتال میں جہاں جادوئی عمل

کر رہا ہے۔ وہ جگہ چھوڑنے کے لیے اسے ہر حال میں اسی جگہ کسی ایسے انسان اور ایک بندر کی بھینٹ دینی ہو گی جو ایک دوسرے کے دوست ہوں۔ ایک دوسرے کی زبانیں جانتے ہوں اور ان جنگلوں میں تم ہی وہ واحد انسان ہو جو سفید فام ہو۔ ایک بندر تمہارا دوست ہے اور تم دونوں ایک دوسرے کی زبان جانتے ہو۔'' ـــــ آکو بابا نے کہا اور ٹارزن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''اس جادوگر کے ارادے بے حد خطرناک ہیں آکو بابا۔ اور جس طرح شیطان بدروحیں کاشار جنگلوں میں جانوروں کو ہلاک کر رہی ہیں۔ وہ تو سچ مچ سارے کے سارے جنگلوں کو خالی کر دیں گی۔ یہ ظلم ہے اور میں اس ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ میں طاقوس جادوگر اور ان شیطان بدروحوں کے خلاف کام کرنا چاہتا ہوں۔ میں انہیں ان کے شیطانی عزائم میں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''میں جانتا تھا تم یہی کہو گے۔ اور مجھے خوشی ہے

کہ ان شیطانوں کے خلاف تم نے خود ہی کام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ طاقوس جادوگر اور شیطان بدروحیں واقعی بے حد ظالم، بے رحم اور سفاک ہیں۔ طاقوس جادوگر پاتال میں جادوئی عمل کے دوران شیطان کو خوش کرنے کے لیے بے شمار انسانوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس لئے ان شیطان بدروحوں اور اس ظالم جادوگر کا خاتمہ بے حد ضروری ہے۔ اگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو گئے تو اس سے ساری دنیا کے انسان مصیبت میں پڑ جائیں گے۔'' ـــــ آکو بابا نے کہا۔

''تو پھر آپ میری مدد کریں اور مجھے بتائیں کہ میں طاقوس جادوگر اور شیطان بدروحوں کو کیسے جہنم میں پہنچا سکتا ہوں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''اس کے لئے تمہیں اور منکو کو کاشار کے جنگلوں میں جانا ہوگا۔'' ـــــ آکو بابا نے کہا۔

''وہ تو میں پہلے سے ہی تیار ہوں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''اب میری باتیں دھیان سے سنو۔ میں جو کہوں اسے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لینا اور حرف بہ

حرف ان پر عمل کرنا۔ میری ہدایات پر عمل کر کے تم شیطان بدروحوں اور طاقوس جادوگر کو ختم کر سکتے ہو۔ اور اگر تم نے ذرا سی بھی لاپرواہی یا غفلت کا مظاہرہ کیا تو تم بہت بڑی مصیبت میں پھنس جاؤ گے پھر اس مصیبت سے تمہیں کوئی بھی نجات نہیں دلا سکے گا۔" آکو بابا نے کہا۔ وہ چند لمحوں کے لئے خاموش ہوئے اور پھر ٹارزن کو بتانے لگے کہ اسے کیا کرنا ہے۔

"ٹھیک ہے آکو بابا۔ میں سمجھ گیا۔ میں آپ کی ہدایات پر حرف بہ حرف عمل کروں گا تاکہ شیطان جادوگر اور شیطان بدروحوں کو جلد سے جلد ان کے انجام تک پہنچا سکوں۔" ——— ساری باتیں سن کر ٹارزن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس نے آکو بابا کی ساری باتیں ذہن نشین کر لی تھیں۔ آکو بابا نے اسے منکو کے لئے بھی ہدایات دی تھیں۔

اس بار آکو بابا نے اسے جادوئی واروں سے محفوظ رہنے اور جادوگر اور شیطان بدروحوں سے مقابلے کے لئے کوئی کراماتی چیز نہیں دی تھی۔ انہوں نے ٹارزن کو جو ہدایات دی تھیں۔ ان ہدایات کے مطابق ٹارزن اور

منکو کو طاقوس جادوگر اور شیطان بدروحوں کو بغیر کسی ہتھیار کے فنا کرنا تھا۔

آکو بابا نے ٹارزن کو مزید ہدایات دیں اور پھر اسے جانے کی اجازت دے دی۔ ٹارزن نے آکو بابا کو سلام کیا اور پھر اٹھ کر وہ ان کی جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ جہاں منکو بے چینی سے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

دھماکا ہوا۔ دھواں اٹھا اور دوسرے لمحے سانگا اور اناکشی کے سامنے سیاہ فام بھاشم نمودار ہو گیا۔ اسے دیکھ کر سانگا اور اناکشی چونک پڑے۔ وہ دونوں طاقوس جادوگر کے کہنے کے مطابق لکڑی کی جھونپڑی سے باہر آئے تو باہر واقعی بھاشم آ گیا۔

ان دونوں نے بھاشم کو طاقوس جادوگر کا پیغام دیا تو بھاشم اس سفید فام انسان کی تلاش کے لئے غائب ہو گیا جس کا بھورے بالوں والا ایک بندر دوست ہو اور وہ دونوں ایک دوسرے کی زبانیں جانتے ہوں۔ بھاشم کے جانے کے بعد وہ دونوں جنگل کے جانوروں کو تلاش کرنے ، انہیں ہلاک کرنے اور ان کا دل نکال کر

کھانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے تھے۔ بھاشم شام ہونے سے پہلے لوٹ آیا تھا۔

''کچھ پتہ چلا۔''____اناکشی نے بھاشم کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اناکشی۔ میں نے پتہ چلا لیا ہے۔ یہاں سے دور دوسرے جنگلوں میں ایک ایسا سفید فام انسان موجود ہے۔ جو نہ صرف بندروں کی بلکہ جنگل کے تمام جانوروں کی زبانیں بول اور سمجھ سکتا ہے۔ اس کا ایک بندر بھی دوست ہے جسے اس سفید فام انسان نے بچپن سے پالا تھا اور وہ دونوں ایک ساتھ کھاتے پیتے ہیں۔''____بھاشم نے اپنی مخصوص بھاری اور گھن گرج جیسی آواز میں کہا۔

''بہت خوب۔ اس انسان کا نام کیا ہے اور وہ یہاں سے کتنی دور رہتا ہے۔''____اناکشی نے خوش ہو کر کہا۔ اس کی باتیں سن کر سانگا کے چہرے پر بھی عجیب سی مسکراہٹ آ گئی تھی۔

''اس انسان کا نام ٹارزن ہے اور اس کے دوست بندر کا نام منکو ہے اور وہ یہاں سے بیس ہزار نیزوں

کے فاصلے پر رہتے ہیں۔''۔۔۔۔۔ بھاشم نے کہا۔
''بیس ہزار نیزوں کا فاصلہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت زیادہ ہے۔ اگر ہم اس طرف رکے بغیر بھی دوڑتے جائیں گے تو ہمیں چار دن لگ جائیں گے۔ اتنا ہی وقت ہمیں واپسی میں بھی لگے گا۔ جبکہ آقا نے ہمیں ان دونوں کو تین دنوں کے اندر لانے کا حکم دیا ہے۔''۔۔۔۔۔ سانگا نے پریشان ہو کر کہا۔
''ہاں۔ واقعی اس طرح تو بہت دیر ہو جائے گی۔ آقا وقت پر بھینٹ نہیں دے سکیں گے اور اگر وہ بھینٹ نہ دے سکے تو انہیں ہمیشہ کے لئے پاتال میں ہی قید کر دیا جائے گا۔''۔۔۔۔۔ اناکشی نے کہا۔
''تم بتاؤ بھاشم۔ ہم اس سفید فام انسان ٹارزن اور بندر منکو تک جلد سے جلد کیسے پہنچ سکتے ہیں۔''۔۔۔۔۔ سانگا نے بھاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔
''فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ لیکن تم دونوں اگر جاگوبا نسل کے شیروں کو اپنے قابو میں کر لو تو تم ان پر سوار ہو کر جلد سے جلد وہاں پہنچ جاؤ گے۔ جہاں ٹارزن اور منکو رہتے ہیں۔ ان جنگلوں میں جاگوبا نسل کے شیر

انتہائی پھرتیلے اور اور چیتوں سے بھی زیادہ تیز رفتار ہیں۔" ____ بھاشم نے کہا۔

"اوہ۔ کیا اس نسل کے شیر اس جنگل میں کہیں موجود ہیں۔" ____ سانگا نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس نسل کے شیر اسی جنگل میں رہتے ہیں۔" بھاشم نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"تب ٹھیک ہے۔ ہم انہی شیروں کی سواری کریں گے اور جتنی جلدی ہو سکے گا ہم دوسرے جنگلوں میں پہنچ جائیں گے اور پھر ٹارزن اور منکو کو لے کر یہاں واپس آجائیں گے۔" ____ اناکشی نے کہا۔

"بھاشم۔ تم پتہ کرو جاگوبا نسل کے شیر جنگل کے کس حصے میں اور کہاں ہیں اور یہ دو مالائیں لے جاؤ اور ایک ایک مالا جاگوبا نسل کے شیروں کی گردنوں میں ڈال دینا۔ ان مالاؤں کی وجہ سے شیر فوراً ہمارے تابع ہو جائیں گے اور خود ہی ہمارے پاس آجائیں گے۔" سانگا نے کہا اور اس نے گلے سے دو لکڑی کے دانوں کی بنی ہوئی مالائیں اتار کر بھاشم کی طرف بڑھا دیں۔

"تمہیں ان دونوں کی تلاش میں کہیں جانے کی

ضرورت نہیں ہے۔" ____ بھاشم نے کہا۔

"کیوں ضرورت نہیں ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ اگر ہم وہاں نہیں جائیں گے تو ٹارزن اور منکو کو یہاں کیسے لائیں گے۔" ____ اناکشی نے اسے گھور کر کہا۔

"تم دونوں بے فکر رہو۔ جاگوبا نسل کے ایک شیر اباگا نے ٹارزن کو جا کر تم دونوں کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔ اس ٹارزن کو تم دونوں اور آقا طاقوس پر بے حد غصہ ہے۔ وہ تم دونوں کو فنا کرنے اور آقا طاقوس کو ہلاک کرنے یہاں خود آرہا ہے۔" ____ بھاشم نے کہا۔

"آدم زاد ٹارزن۔ وہ ہمیں فنا کرنے آرہا ہے۔" سانگا نے بری طرح سے چونک کر کہا۔

"ہاں اور اس کے ساتھ اس کا دوست بندر منکو بھی ہے۔ جب وہ دونوں یہاں آئیں تو تم فوراً ان کو قابو میں کر لینا۔ تم نے آقا کے لئے جو لکڑی کی جھونپڑی بنائی ہے۔ ٹارزن اور منکو کو باندھ کر تم جیسے ہی جھونپڑی میں لے جاؤ گے۔ وہ فوراً غائب ہو کر آقا کے پاس پاتال میں پہنچ جائیں گے اور آقا جلد سے

جلد ان دونوں کی بھینٹ دے دے گا۔"____ بھاشم نے کہا۔

"کیا انہیں باندھنا ضروری ہے۔ ہم خود تو غائب نہیں ہو سکتے۔ مگر جادو کے زور سے ہم انہیں ایک لمحے میں غائب کر کے جھونپڑی میں پہنچا سکتے ہیں۔" اناکشی نے کہا۔

"نہیں۔ انہیں غائب کر کے جھونپڑی میں مت بھیجنا۔ وہ دونوں شیطان کی بھینٹ ہیں اور شیطان کی بھینٹ کو زندہ حالت میں باندھا جانا ضروری ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں کیا کرنا ہے اور انہیں کیسے باندھنا ہے۔"____ بھاشم نے کہا اور پھر وہ ٹارزن اور منکو کو باندھنے کی تفصیل بتانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ تم جیسے کہہ رہے ہو۔ ہم ویسا ہی کریں گے۔ مگر وہ یہاں کب آئیں گے۔ تم نے بتایا ہے کہ ٹارزن کا جنگل یہاں سے بہت دور ہے۔ اسے یہاں آتے آتے تو کئی دن لگ جائیں گے۔"____ سانگا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ کل صبح تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ ان

کے ساتھ اباگا نامی شیر ہے۔ وہ انہیں جلد سے جلد یہاں لے آئے گا۔"____ بھاشم نے کہا۔

"تو ہمیں ان کا کل صبح تک انتظار کرنا پڑے گا۔" اناکشی نے کہا۔

"ہاں۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے۔" سانگا نے کہا اور پھر وہ تینوں خاموش ہو گئے۔ ٹارزن اور منکو کے صبح تک کاشار جنگلوں میں آنے سے پہلے وہ ان کے انتظار کے سوا ظاہر ہے اور کر بھی کیا کر سکتے تھے۔

منکو ٹارزن کے ساتھ کاشار جنگلوں میں نہیں جانا چاہتا تھا۔ اسے تو اس خیال سے ہی ہول آ رہے تھے کہ اس نے جن پراسرار انسانوں کو بھوت یا بدروحیں کہا تھا وہ سچ مچ بدروحیں تھیں۔

ٹارزن نے منکو کو سمجھایا کہ یہ آکو بابا کا حکم ہے۔ اس لئے اسے ہر حال میں کاشار جنگلوں میں جانا پڑے گا۔ ٹارزن اور منکو جب تک دونوں مل کر کوشش نہیں کریں گے وہ بدروحیں فنا نہیں ہوں گی۔ اس کے علاوہ ٹارزن نے منکو کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ آکو بابا نے ان دونوں کو کیا ہدایات دی ہیں۔ جس پر منکو اس کے ساتھ کاشار جنگلوں میں جانے کے لیے مان گیا تھا۔

وہ دونوں آکو بابا سے مل کر واپس وسطی جھیل کی طرف آگئے جہاں اباگا شیر بے چینی سے ان کا انتظار کر رہا تھا۔ ٹارزن نے اسے ساتھ لیا اور پھر وہ تینوں کاشار جنگلوں کی طرف روانہ ہو گئے۔

اباگا شیر کے کہنے پر ٹارزن اور منکو اس پر سوار ہو گئے تھے اور اباگا شیر کسی تیز رفتار گھوڑے کی طرح ان دونوں کو لئے آندھی اور طوفان کی طرح کاشار جنگلوں کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

ٹارزن اور منکو پہلی بار کسی جاگوبا نسل کے شیر کی سواری کر رہے تھے۔ انہیں پہلی بار اس بات کا پتہ چلا تھا کہ جاگوبا نسل کے شیر وزن اٹھا کر بھی اس قدر تیز رفتاری سے دوڑ سکتے ہیں۔ ٹارزن نے اباگا شیر کی گردن کے بال پکڑ رکھے تھے اور منکو اس کی گردن اور کمر سے کسی جونک کی طرح چپکا ہوا تھا۔ اباگا شیر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے دوڑ رہا تھا اور وہ اس قدر لمبی لمبی چھلانگیں لگا رہا تھا کہ ٹارزن بھی اس کی لمبی اور اونچی چھلانگ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گیا تھا۔

اباگا شیر کی تیز رفتاری سے ٹارزن کو امید تھی کہ

انہیں کاشار جنگلوں میں پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ تین چار دنوں کا فاصلہ وہ ایک رات میں ہی طے کر لے گا۔ اباگا شیر تیز رفتاری سے بھاگنے کے ساتھ ساتھ رات کے اندھیرے میں بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ وہ جنگلوں، وادیوں، ٹیلوں، ندی نالوں اور چٹیل علاقوں سے گزرتا ہوا کاشار جنگلوں کی طرف بڑھا جا رہا تھا اور اس قدر اندھیرا ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے راستے سے نہیں بھٹکا تھا۔

ایک دو جگہ ٹارزن نے اسے روک کر آرام کر لینا مناسب سمجھا تھا۔ کیونکہ کاشار جنگلوں میں پہنچتے ہی ان کی شیطانی بدروحوں سے مڈبھیڑ ہو سکتی تھی۔ پھر شاید انہیں آرام کرنے کا موقع بھی نہ ملتا۔ منکو خاصا ڈرا ہوا تھا مگر وہ بالکل خاموش تھا۔

دن نکلتے ہی اباگا شیر نے ان دونوں کو کاشار جنگلوں میں پہنچا دیا۔ اس نے ان دونوں کو جنگل کے کنارے پر ہی اتار دیا تھا۔

"بس سردار ٹارزن۔ میں اور آگے نہیں جاؤں گا۔ وہ دونوں پراسرار انسان کہیں بھی ہو سکتے ہیں۔ اگر انہوں

نے مجھے دیکھ لیا تو وہ مجھے فوراً ہلاک کر دیں گے۔ اس لئے میں اس وقت تک ان جنگلوں سے باہر رہنا چاہتا ہوں جب تک تم ان دونوں کو بھگا نہیں دیتے یا انہیں ہلاک نہیں کر دیتے۔" ـــــ اباگا شیر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اباگا شیر۔ تم نے ہمیں اتنی جلدی یہاں پہنچا دیا ہے۔ ہمارے لئے یہی بہت ہے۔ اب ہم خود ان دونوں شیطانوں کو تلاش کر لیں گے۔" ٹارزن نے کہا۔

"بس۔ سردار۔ اگر اجازت دو تو اباگا شیر کے ساتھ میں بھی یہیں رک جاؤں۔ مجھے آگے جانے سے بے حد ڈر لگ رہا ہے۔" ـــــ منکو نے ٹارزن کی طرف دیکھتے ہوئے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں منکو۔ تمہیں میرے ساتھ جانا ہو گا۔ میں نے تمہیں بتایا تو ہے کہ ان دونوں شیطان بدروحوں کو میں تمہاری مدد کے بغیر فنا نہیں کر سکتا۔" ـــــ ٹارزن نے کہا۔

"بدروحیں۔ اوہ۔ کیا وہ دونوں بدروحیں ہیں۔" ٹارزن کی بات سن کر اباگا شیر نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

ٹارزن اور منکو نے اسے کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ ان جنگلوں میں جادوگر انسان ہیں۔ اب جو اس نے سنا کہ وہ انسان نہیں بلکہ بدروحیں ہیں تو خوف سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

''ہاں۔ وہ بدروحیں ہیں۔ تم گھبراؤ نہیں۔ میں یہاں آ گیا ہوں۔ اب وہ بدروحیں زیادہ دیر ان جنگلوں میں نہیں رہیں گی۔ میں ان دونوں کو فنا کر دوں گا۔ پھر تم اور دوسرے جانور آزادی سے اپنے جنگلوں میں رہ سکو گے۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''وہ بدروحیں ہیں۔ یہ سن کر ہی میرا دل لرز رہا ہے ٹارزن سردار۔ اب تو میں کسی بھی حال میں ان جنگلوں میں نہیں جاؤں گا۔'' ــــــ اباگا شیر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹارزن اس سے کچھ کہتا اباگا شیر مڑا اور تیزی سے ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔

''شاید ڈر کر بھاگ گیا ہے۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''ڈر تو میں بھی رہا ہوں۔ میرا بھی دل چاہ رہا ہے کہ میں بھی اسی طرح بھاگ جاؤں جس طرح اباگا جیسا طاقتور شیر بھاگ گیا ہے۔ مگر میں ایسا نہیں کر

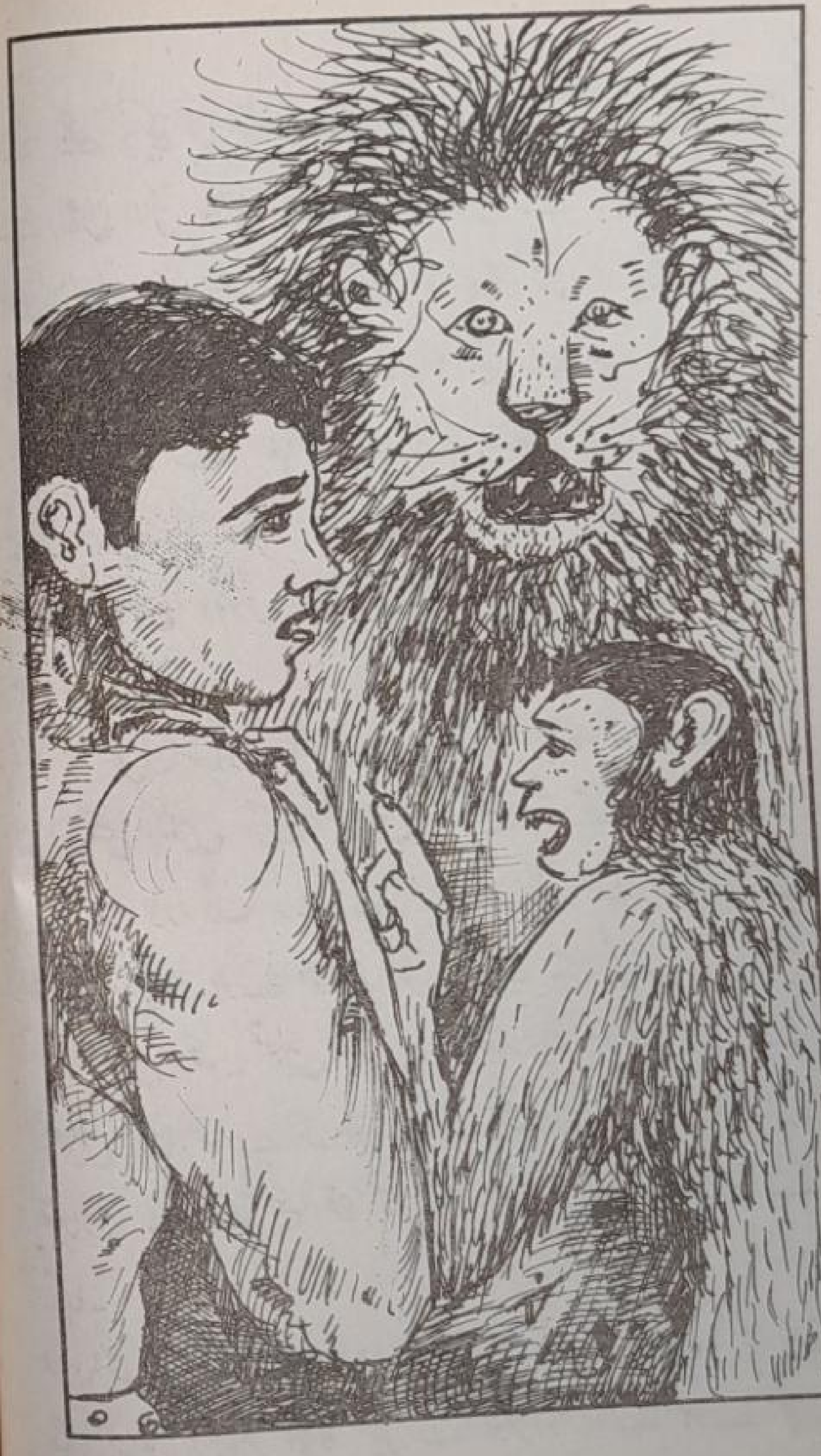

سکتا۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''کیوں۔ تم ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔'' ـــــ ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''اگر میں یہاں سے بھاگ گیا تو تمہارا کیا ہو گا سردار ٹارزن۔'' ـــــ منکو نے اباگا شیر کی طرح ٹارزن کو صرف سردار کہنے کے بجائے سردار ٹارزن کہا تو ٹارزن بے اختیار ہنس دیا۔

''میرا کیا ہونا ہے۔ اگر تم بھاگ گئے تو مجھے مجبوراً اکیلے ہی جنگلوں میں جانا پڑے گا۔ تم میرے ساتھ نہیں جاؤ گے اور تمہاری مدد کے بغیر میں ان بدروحوں کو فنا نہیں کر سکوں گا۔ اس لئے انہیں آسانی سے مجھے شکار کرنے کا موقع مل جائے گا۔ اس کے سوا اور بھلا کیا ہو سکتا ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''اسی لئے تو میں چاہنے کے باوجود بھاگ نہیں رہا۔ اگر ان شیطان بدروحوں نے تمہیں شکار کر لیا تو میں تو یونہی بے موت مارا جاؤں گا۔ میری وجہ سے تم ہو اور میں تمہارے بنا کچھ نہیں۔ اگر تم ہو تو میں ہوں۔ تم نہیں تو میں بھی نہیں۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ

اگر مجھے ہر حال میں مرنا ہی ہے تو کیوں نہ میں تمہارے ساتھ ہی مروں۔ مرنے کے بعد کم از کم تمہاری اور میری روحیں ایک ساتھ تو رہیں گی۔'' منکو نے کہا تو ٹارزن ہنسنے لگا۔

''اچھا تو تم مرنے کے بعد بھی میرے ساتھ ہی چمٹے رہنے کا سوچ رہے ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو اور کیا کروں۔ میں منکو بہادر ہوں اور منکو بہادر کے ساتھ ہونے سے ہی ٹارزن کی شخصیت پوری ہوتی ہے۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''بڑی گہری باتیں کر رہے ہو۔ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔'' ـــــ ٹارزن نے اسی طرح سے ہنستے ہوئے کہا۔

''پہلے تو ٹھیک تھی۔ مگر ان جنگلوں میں آ کر کچھ خراب ہو گئی ہے۔ مگر تمہیں بتانے کا کیا فائدہ۔ تم تو جان بوجھ کر مجھے موت کے منہ میں لے جا رہے ہو۔ جانے وہ خبیث بدروحیں کتنی ڈراؤنی ہوں گی۔ میں تو سوچ رہا ہوں کہ انہیں دیکھ کر ہی کہیں میرا دم نہ نکل

جائے۔'' ـــــــ منکو نے کہا۔

''وہ ڈراؤنی نہیں ہیں۔ اباگا شیر نے بتایا تھا کہ ان دونوں نے انسانی روپ دھار رکھے ہیں اور وہ بالکل انسانوں جیسی دکھائی دیتی ہیں۔'' ـــــــ ٹارزن نے کہا۔

''صرف دکھائی ہی دیتی ہیں نا۔ وہ کس وقت کون سا روپ دھار لیں۔ یہ تو تم نہیں کہہ سکتے۔'' ـــــــ منکو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ وہ واقعی ہمارے سامنے کسی بھی روپ میں آ سکتی ہیں۔'' ـــــــ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''چلو۔ جو ہونا ہے۔ اسے کون روک سکتا ہے۔'' منکو نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اور ٹارزن کے ہونٹوں پر ایک بار پھر مسکراہٹ آ گئی۔

''چلو۔'' ـــــــ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ دونوں جنگل کی طرف بڑھ گئے۔

''سردار۔ تم اپنے ساتھ نہ نیزہ لائے ہو، نہ تلوار اور نہ ہی کوئی خنجر۔ کیا خالی ہاتھوں ان بدروحوں سے لڑنا چاہتے ہو۔'' ـــــــ منکو کو اچانک جیسے کوئی خیال آ گیا۔

واقعی ٹارزن اپنا کوئی ہتھیار ساتھ نہیں لایا تھا۔

''ہاں۔ ہمیں خالی ہاتھوں ان سے لڑنا ہے اور کیسے لڑنا ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں۔ اگر بھول گئے ہو تو دوبارہ بتا دیتا ہوں۔'' ـــــــ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں۔ میں بھولا نہیں ہوں۔ آکو بابا کی باتیں اگر تم ذہن نشین کر سکتے ہو تو میں بھی تمہاری بتائی ہوئی ہر بات یاد رکھتا ہوں۔'' ـــــــ منکو نے کہا۔

''تو پھر ہتھیاروں کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو۔'' ـــــــ ٹارزن نے کہا۔

''اس جنگل میں قدم رکھتے ہی میرا دل دھڑکنا شروع ہو گیا ہے۔ اپنا خوف دور کرنے کے لئے میں نے تم سے کوئی بات تو کرنی ہی تھی۔'' ـــــــ منکو نے معصومیت سے کہا۔

''اگر مجھ سے باتیں کرتے ہوئے تمہارا خوف دور ہوتا ہے تو کرتے رہو۔ میں نے تمہیں کب روکا ہے۔'' ٹارزن نے کہا۔ وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ مسلسل اور کافی دیر چلتے رہنے کے بعد وہ تھک گئے تو ایک چشمہ دیکھ کر رک گئے۔ چشمے

پر جا کر انہوں نے ٹھنڈا اور میٹھا پانی پیا۔ ٹارزن تو باقاعدہ نہانے کے لیے چشمے میں اتر گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نہا کر باہر نکلا تو خاصا ہشاش بشاش ہو چکا تھا۔ رات کی اور جنگل میں چلنے کی ساری تھکاوٹ نہاتے ہی دور ہو گئی تھی۔ چشمے کے قریب درخت مختلف پھلوں سے بھرے ہوئے تھے۔ ٹارزن کو چشمے میں نہاتے دیکھ کر منکو ان درختوں پر جا کر پھل توڑ لایا تھا۔

ان دونوں نے پھل کھائے اور پھر کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ ایک بار پھر آگے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ یکلخت منکو ٹھٹھک کر رک گیا۔

''کیا ہوا۔ رک کیوں گئے ہو۔کوئی زہریلا سانپ نظر آ گیا ہے تمہیں۔'' ــــــ ٹارزن نے اسے رکتے دیکھ کر کہا۔ لیکن منکو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ تیز نظروں سے اردگرد جھاڑیوں اور درختوں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ ادھر ادھر کیا

دیکھ رہے ہو۔'' ــــــ ٹارزن نے حیرانی سے کہا۔

''آگے خطرہ ہے سردار۔ یہیں رک جاؤ۔'' ــــــ منکو نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''خطرہ۔ کیا خطرہ ہے۔ کیا احساس ہو رہا ہے تمہیں۔'' ــــــ ٹارزن نے کہا۔ اس کے لہجے میں بدستور حیرت تھی۔

''مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں ہزاروں آنکھیں ہوں اور وہ ہمیں گھور رہی ہوں۔'' ــــــ منکو نے کہا۔

''آنکھیں۔ مگر مجھے تو یہاں کسی کی آنکھیں دکھائی نہیں دے رہیں۔'' ــــــ ٹارزن نے بھی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''سردار۔ وہ پراسرار آنکھیں ہیں۔ ایسی آنکھیں جو دکھائی نہیں دیتیں۔'' ــــــ منکو نے کہا۔

''پراسرار آنکھیں۔'' ــــــ ٹارزن کے منہ سے نکلا۔

''ہاں سردار۔ شاید ہمارے اردگرد بے شمار بدروحیں ہیں۔ انہیں ہماری آمد کا علم ہو گیا ہے۔ اور وہ ہمیں گھور رہی ہیں۔'' ــــــ منکو نے کہا۔ اس کی باتیں سن کر ٹارزن حیران ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے واقعی

اس کے مقابلے میں منکو کی تمام حسیں جاگ گئی ہوں اور وہ اپنی آنکھوں سے وہاں موجود بدروحوں کو دیکھ رہا ہو۔

''اوہ۔ مگر تم آگے کسی خطرے کی بات کر رہے تھے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ ان بدروحوں نے آگے شاید ہماری موت کے لئے کوئی جال پھیلا رکھا ہے۔ ہم آگے گئے تو ہم اس جال میں پھنس جائیں گے اور پھر سمجھو کہ ہماری موت طے ہے۔'' ـــــ منکو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ یہ تمہارا وہم ہو۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں سردار۔ یہ میرا وہم نہیں ہے۔ آگے خطرہ ہے۔ بہت بڑا خطرہ۔'' ـــــ منکو نے کہا۔ اسی لمحے سامنے جھاڑیوں کے پیچھے سے کسی لڑکی کے چیخنے کی تیز آواز سنائی دی۔

''یہ تو کسی لڑکی کے چیخنے کی آواز ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اسی لمحے لڑکی ایک بار پھر چیخی۔ اس بار چیخ کی آواز اس قدر تیز تھی کہ ٹارزن خود کو کسی بھی طرح

نہ روک سکا اور وہ تیزی سے اس طرف بھاگا جس طرف سے اسے چیخنے کی آواز سنائی دی تھی۔

''کیا کر رہے ہو سردار۔ رک جاؤ۔ یہ چیخیں اصلی نہیں ہیں۔ ان چیخوں کے فریب میں مت آؤ۔ رک جاؤ۔ آگے خطرہ ہے۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ۔'' ٹارزن کو اس طرح بھاگتے ہوئے دیکھ کر منکو نے چیختے ہوئے کہا مگر ٹارزن نے جیسے اس کی آواز سنی ہی نہیں تھی۔ وہ جھاڑیاں پھلانگتا ہوا نہایت تیز رفتاری سے بھاگ رہا تھا اور پھر بھاگتے بھاگتے اس نے جیسے ہی ایک جھاڑی کے اوپر سے چھلانگ لگائی۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ ٹھوس زمین کے بجائے کسی گہرے کنوئیں میں گرتا جا رہا ہو۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی مگر بے سود۔ وہ ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے گرتا چلا گیا۔

سانگا اور اناکشی مسلسل جنگلوں میں جانوروں کو ہلاک کر کے ان کے دل نکال کر کھا رہے تھے۔ رات گزر گئی تھی اور اب خاصا دن نکل آیا تھا۔ جنگل کے جانور جو ان کے خوف سے دور بھاگ گئے تھے۔ رات کے وقت ان تک پہنچنا ان دونوں بدروحوں کے لئے زیادہ آسان ہوتا تھا۔ دن بھر کے تھکے ہوئے جانور کہیں نہ کہیں رات بسر کرنے کے لیے رک جاتے تھے۔ نیند کے عالم میں انہیں بدروحوں کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا اور دونوں بدروحیں انہیں بے بس کر کے فوراً ہلاک کر دیتی تھیں۔

دن کے بجائے رات کے وقت ان دونوں بدروحوں

کو جنگل میں زیادہ شکار مل جاتا تھا۔ جبکہ دن کی روشنی میں جانور انہیں دور سے ہی دیکھ کر بھاگ جاتے تھے۔ اس لئے ان دونوں بدروحوں کو دن کے وقت مشکل سے ایک دو جانور ہی ملتے تھے۔ مگر اس کے باوجود وہ درختوں پر لنگور، بندر اور چمگادڑوں کو تلاش کرتے اور جھاڑیاں کھنگالتے پھرتے تھے۔ اب بھی وہ ایک میدانی حصے میں تھے اور نیزوں سے جھاڑیاں ہٹا ہٹا کر دیکھ رہے تھے کہ شاید کوئی جانور انہیں چھپا ہوا مل جائے۔ مگر جھاڑیاں بالکل خالی تھیں اور دور دور سے بھی کسی جانور کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

''خاصا دن نکل آیا ہے۔ بھاشم نے کہا تھا کہ اباگا نامی شیر ٹارزن اور اس کے دوست بندر منکو کو لے کر اس جنگل میں آجائے گا۔ اب تک تو انہیں یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔''____اناکشی نے سانگا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں واقعی۔ بھاشم نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ جنگل پر نظر رکھے گا۔ جیسے ہی ٹارزن اور منکو یہاں آئیں گے۔ وہ فوراً ہمیں آکر ان کے بارے میں بتا دے

گا۔'' ـــــ سانگا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''بھاشم ہمارے سامنے نہیں آرہا۔ اس کا تو یہی مطلب ہے کہ ٹارزن اور منکو ابھی ان جنگلوں میں نہیں پہنچے ہیں۔'' ـــــ اناکشی نے کہا۔ اسی لمحے ان کے سامنے جھاڑیوں میں زور دار دھماکہ ہوا۔ سیاہ دھواں سا اٹھا اور پھر اس دھویں نے یکلخت بھاشم کا روپ دھار لیا۔

''اوہ۔ تم آگئے بھاشم۔ ہم تمہاری ہی بات کر رہے تھے۔'' ـــــ سانگا نے اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں آگیا ہوں۔ اور تمہیں یہ بتانے کے لیے آیا ہوں کہ ٹارزن اور منکو ان جنگلوں میں پہنچ چکے ہیں۔'' ـــــ بھاشم نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا تو دونوں بدروحیں خوش ہو گئیں۔

''بہت خوب۔ کہاں ہیں وہ۔'' ـــــ سانگا نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''وہ چشمے سے تھوڑی دور ایک گڑھے میں ہیں۔'' بھاشم نے کہا۔

''گڑھے میں۔ کیا مطلب۔'' ـــــ اناکشی نے چونک

کر کہا۔

''کاشار جنگل انتہائی وسیع وعریض اور گھنے ہیں۔ وہ تم دونوں کو تلاش کرتے یا تم ان دونوں کو۔ اس میں بہت وقت لگ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے تم دونوں کی آسانی کے لئے ٹارزن کو ایک گڑھے میں گرا دیا تھا۔ گڑھا انتہائی گہرا ہے۔ ٹارزن اس میں سے نہیں نکل سکتا۔ اب تم دونوں جا کر اسے گڑھے سے نکالو اور اسے باندھ لو۔ منکو بھی تمہیں وہیں مل جائے گا۔'' بھاشم نے کہا۔

''یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے جو ٹارزن کو گڑھے میں گرا دیا ہے۔ مگر یہ تم نے کیا کیسے۔ کیا تم نے ٹارزن کو دھکا دے کر گڑھے میں گرایا تھا۔'' ـــــ اناکشی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں اناکشی۔ میں کسی انسان اور کسی جانور کو چھو بھی نہیں سکتا۔ خاص طور پر ان انسانوں اور جانوروں کو جو شیطان کی بھینٹ کے لئے مخصوص کر لئے گئے ہوں۔'' ـــــ بھاشم نے کہا۔

''تو پھر تم نے ٹارزن کو گھرے گڑھے مین کیسے گرایا

تھا۔‘‘ ——— سانگا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’میں نے گڑھے کے نزدیک جا کر ایک انسانی لڑکی کے انداز میں زور دار چیخ ماری تھی۔ ٹارزن ایک رحمدل انسان ہے۔ مجھے یقین تھا کہ لڑکی کی چیخ سن کر وہ سوچے سمجھے بغیر بھاگتا ہوا اس طرف آئے گا۔ گڑھا جھاڑیوں کے پیچھے تھا۔ میری توقع کے عین مطابق لڑکی کی چیخ سن کر ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور پھر وہ میرے اندازے کے مطابق ٹھیک اس گڑھے میں جا گرا۔‘‘ ——— بھاشم نے کہا۔

’’اوہ۔ کہیں وہ گڑھے میں گر کر زخمی تو نہیں ہو گیا۔ تم جانتے ہو نا۔ شیطان کو زخمی انسانوں اور زخمی جانوروں کی بھینٹ پسند نہیں آتی۔‘‘ ——— اناکشی نے کہا۔

’’میں جانتا ہوں۔ اسی لئے میں نے گڑھے کو نرم گھاس سے بھر دیا تھا۔‘‘ ——— بھاشم نے کہا۔

’’تو چلو۔ ہمیں بتاؤ کہاں ہے وہ گڑھا تاکہ ہم ٹارزن کو باندھ سکیں۔‘‘ ——— سانگا نے کہا تو بھاشم جیسے ہوا میں تیرنے لگا اور اناکشی اور سانگا اس کے پیچھے

پیچھے چلنے لگے۔

کافی دیر مسلسل چلنے کے بعد بھاشم انہیں ایک کنویں نما گڑھے کے پاس لے آیا۔ وہ گڑھے سے کچھ فاصلے پر رک گیا تھا۔

’’ٹارزن اس گڑھے میں ہے۔‘‘ ——— بھاشم نے کہا تو سانگا اور اناکشی نے اثبات میں سر ہلائے اور نیزے لئے تیزی سے اس کنویں نما گڑھے کی طرف بڑھتے چلے گئے جس میں بھاشم نے دھوکے سے ٹارزن کو گرایا تھا۔ گڑھے کے قریب جاتے ہی انہوں نے یکدم نیزے گڑھے میں ڈال دیئے۔ نیزوں کے سروں سے بنفشی روشنی سی چمکی اور گڑھا جیسے تیز روشنی سے بھرتا چلا گیا۔

ٹارزن اس قدر بلندی سے گر کر کنویں جیسے طویل گڑھے میں گھاس پھونس کے ڈھیر پر آ گرا تھا۔ نرم گھاس پھونس پر گرنے سے اسے معمولی سی بھی چوٹ نہیں آئی تھی۔ نیچے اندھیرا تھا اور گڑھے کا دہانہ کافی بلندی پر تھا۔ ٹارزن تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگا۔

''سردار۔ سردار۔ کہاں ہو تم۔ کیا تم خیریت سے ہو۔'' ـــــــ اوپر سے منکو کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں منکو۔ میں ٹھیک ہوں۔'' ـــــــ ٹارزن نے جواباً چیختے ہوئے کہا تاکہ اوپر منکو اس کی آواز سن لے۔ اسی لمحے اسے دہانے کے پاس منکو کا سر نظر آیا جو

شاید اسے گڑھے میں دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''اوہ۔ یہ گڑھا تو واقعی گہرا معلوم ہو رہا ہے۔ سچ بتاؤ سردار۔ کیا واقعی اتنی بلندی سے گرنے کے باوجود تم زندہ سلامت ہو۔'' ——منکو نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہاں۔ میں نے کہا ہے نا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ یہ گڑھا گھاس پھونس سے بھرا ہوا ہے۔ میں اس پر گر کر بچ گیا ہوں۔'' ——ٹارزن نے کہا۔

''مگر تم اس قدر گہرے گڑھے سے نکلو گے کیسے۔ میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ آگے مت جاؤ۔ آگے خطرہ ہے۔ مگر تم میری بات سن ہی نہیں رہے تھے۔'' اوپر سے منکو نے جیسے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

''میں تو لڑکی کی چیخ سن کر بھاگا تھا۔ نہ جانے وہ کون ہے اور کس مصیبت میں ہے۔ اب میں چاہوں بھی تو اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔'' ——ٹارزن نے کہا۔

''یہاں کوئی لڑکی نہیں ہے سردار۔ وہ آواز فریب تھی۔ میں تم سے یہی تو کہہ رہا تھا۔ وہ انسانی آواز

نہیں تھی۔ میں نے یہاں کسی غیر مرئی مخلوق کی بو سونگھی تھی اور وہ آواز بھی اسی مخلوق کی تھی۔'' ——منکو نے کہا۔

''اوہ۔ تو ان بدروحوں نے مجھے اس طرح فریب دینے کی کوشش کی تھی تاکہ میں گڑھے میں گر جاؤں اور وہ یہاں آ کر آسانی سے میرا شکار کر لیں۔'' ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار۔ یہی بات ہے۔'' ——منکو نے جواب دیا۔

''منکو۔ اس سے پہلے کہ شکاری بدروحیں اس طرف آجائیں مجھے اس گڑھے سے کسی طرح نکالنے کا بندوبست کرو۔ ورنہ میں یہاں کسی جنگلی چوہے کی طرح ان کے قابو میں آجاؤں گا۔'' ——ٹارزن نے کہا۔

''لیکن سردار۔ میں تمہیں اس گہرے گڑھے سے کیسے نکال سکتا ہوں۔ یہاں اتنی لمبی اور مضبوط رسی بھلا کہاں سے ملے گی جسے میں اس گڑھے میں لٹکا سکوں اور تم اسے پکڑ کر اوپر آسکو۔'' ——منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"جس طرف سے ہم دونوں آرہے تھے وہاں درختوں کے ساتھ میں نے آکاس بیلیں دیکھی تھیں۔ بیلیں موٹی اور بے حد لمبی ہیں۔ تم انہیں دانتوں سے کاٹ لاؤ۔ مجھے یقین ہے وہاں اتنی لمبی بیلیں ضرور ہوں گی جو اس گڑھے میں مجھ تک آسکیں۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا۔

"آکاس بیلیں۔ اوہ ہاں۔ میں نے بھی وہ بیلیں دیکھی تھیں۔ ٹھیک ہے تم یہیں رکو۔ میں آکاس بیلیں لے کر آتا ہوں۔"۔۔۔۔ منکو نے کہا اور پھر اس کا چہرہ گڑھے کے دہانے سے ہٹ گیا۔

"مجھ سے غلطی ہوئی۔ مجھے واقعی منکو کی بات سن لینی چاہیے تھی۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ منکو ان جنگلوں میں بدروحوں اور شیطانی طاقتوں کی موجودگی صاف محسوس کر لے گا اور مجھے ان کے بارے میں بروقت بتا دے گا تاکہ میں ان سے بچنے کی کوشش کرسکوں۔ مگر میں نے پہلے ہی مرحلے میں منکو کو نظر انداز کر دیا تھا۔ آکو بابا نے بتایا تھا کہ سانگا اور اناکشی بدروحیں غائب ہونے اور ایک جگہ سے فوراً دوسری جگہ جانے کی صلاحیت نہیں

رکھتیں۔ وہ انسانی روپ میں ہی مجھے پکڑنا چاہتی ہیں اور اس کے لئے وہ کسی دوسری شیطانی طاقت کی مدد ضرور لے سکتی ہیں۔ شاید اسی شیطانی طاقت نے لڑکی کی آواز میں مجھے دھوکہ دیا تھا تاکہ میں اس گڑھے میں گر جاؤں اور پھر وہ سانگا اور اناکشی کو یہاں لا سکے تاکہ وہ مجھے آسانی سے پکڑ سکیں۔ اب وہ بدروحیں نہ جانے یہاں سے کتنی دور ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ منکو کے آنے سے پہلے وہ دونوں یہاں آجائیں۔" ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ گڑھے کی دیواریں سپاٹ تھیں۔ ان دیواروں میں دراڑیں اور سوراخ بھی نہیں تھے جن کو پکڑ کر ٹارزن اوپر چڑھنے کی کوشش کرتا۔ اب اس کے پاس منکو کا انتظار کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔ اگر وہ موٹی، مضبوط اور لمبی لمبی آکاس بیلیں لے آتا تو وہ اس گڑھے سے نکل سکتا تھا۔ ورنہ سانگا اور اناکشی یہاں پہنچ جاتے اور پھر وہ یقیناً اسے جادو کے ذریعے اپنے قابو میں کر لیتے۔

کافی دیر گزر گئی اور پھر ٹارزن جو اوپر دیکھ رہا تھا

اسے دہانے کے کنارے ایک چہرہ دکھائی دیا۔ ٹارزن تیزی سے گڑھے کی دیوار سے لگ گیا۔ جیسے وہ بدروحوں کی نظروں سے چھپ رہا ہو۔

''سردار۔ میں آکاس بیلیں لے آیا ہوں۔ تم نیچے ہی ہو نا۔''____اوپر سے منکو کی آواز سن کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آگیا۔

''ہاں۔ میں یہیں ہوں۔ جلدی کرو منکو بیلیں نیچے لٹکاؤ۔''____ٹارزن نے کہا۔ دوسرے لمحے اوپر سے منکو نے رسی جیسی لمبی اور مضبوط آکاس بیلیں گڑھے میں لٹکانی شروع کر دیں۔ بیل آہستہ آہستہ نیچے آرہی تھیں اور ٹارزن پریشان تھا کہ کہیں بیل کم نہ پڑ جائے۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا سرا اس تک پہنچ ہی نہ سکے۔ مگر بیل اس کے قریب پہنچ گئی۔ یہ دیکھ کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آگیا۔ بیل خاصی موٹی اور مضبوط تھی اور منکو نے عقلمندی سے کام لیتے ہوئے بیلوں کو گانٹھیں باندھ کر نیچے لٹکایا تھا۔ ٹارزن کو دو تین گانٹھیں دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ مطمئن تھا کہ منکو نے جو گانٹھیں لگائی ہیں وہ اس کے لئے کمزور ثابت نہیں ہوں گی۔ اس نے

منکو کو اس طرح کی بیلوں کو گانٹھیں لگانے کا مخصوص فن سکھا رکھا تھا۔ اس لئے اسے ان گانٹھوں کے کھلنے کی کوئی فکر نہیں تھی۔

''بس منکو۔ بیل مجھ تک پہنچ گئی ہے۔ تم باقی بیل کسی درخت کے تنے کے گرد لپیٹ کر باندھ دو پھر میں اوپر آجاؤں گا۔''____ٹارزن نے کہا۔ اس نے بیل دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی تھی۔

''ٹھیک ہے سردار۔''____اوپر سے منکو کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں کے لئے وہاں جیسے خاموشی چھا گئی۔ تھوڑی دیر بعد دہانے کے کنارے پر منکو کا چہرہ نظر آیا۔

''آجاؤ سردار۔ میں نے بیل ایک درخت سے باندھ دی ہے۔''____منکو نے اونچی آواز میں کہا۔ ٹارزن نے بیل سے لٹک کر اس کی مضبوطی کا اندازہ لگایا پھر وہ مطمئن ہو کر بیل پکڑتا ہوا تیزی سے اوپر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ گڑھے سے باہر تھا۔ منکو اسے دیکھ کر خوش ہو گیا۔ ٹارزن نے اسے مضبوط اور لمبی لمبی بیلیں لانے پر شاباش دی۔

''چلو سردار۔ اب جلدی سے یہاں سے نکل چلیں۔ مجھے ہوا میں عجیب سی بو محسوس ہو رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ گندی بدروحیں اس طرف آ رہی ہیں۔'' منکو نے کہا۔

''اوہ۔ شاید وہ سانگا اور اناکشی ہیں۔ آؤ ان جھاڑیوں کے پیچھے چھپ جاتے ہیں۔''____ ٹارزن نے کہا۔

''جھاڑیوں کے پیچھے۔ کیا مطلب۔ کیا تم ان بدروحوں سے ڈر کر چھپنا چاہتے ہو۔''____ منکو نے حیرانی سے کہا۔

''نہیں۔ تم آؤ۔''____ ٹارزن نے کہا اور منکو کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے گڑھے کے کچھ فاصلے پر بڑی بڑی جھاڑیوں کے پیچھے چلا گیا۔ اس نے جھاڑیوں کے پیچھے جاتے ہوئے وہاں پڑے ہوئے دو بڑے بڑے پتھر اٹھا لیے تھے۔

''آخر تم کرنا کیا چاہتے ہو۔''____ منکو نے اس کے ہاتھوں میں پتھر دیکھ کر کہا۔

''ان بدروحوں کو آ لینے دو۔ پھر دیکھنا میں کیا کرتا

ہوں۔''____ ٹارزن نے کہا۔ منکو نے سر جھٹکا اور پھر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک سیاہ فام وحشی جیسی بدروح کے ساتھ دو انسانوں کو آتے دیکھا جو ایک مرد اور ایک عورت کی شکل میں تھے۔ سیاہ فام کے پیر دھوئیں کے تھے۔ وہ تینوں اسی گڑھے کی طرف آ رہے تھے جس میں ٹارزن گرا تھا۔

''سردار۔''____ منکو نے سرگوشی سے ٹارزن سے کہنا چاہا۔

''شش۔ خاموش رہو۔''____ ٹارزن نے فوراً اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور منکو خاموش ہو گیا۔ سیاہ فام گڑھے سے کچھ فاصلے پر رک گیا۔

''ٹارزن اس گڑھے میں ہے۔''____ سیاہ فام نے مرد اور عورت سے مخاطب ہو کر کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا اور گڑھے کی طرف بڑھے۔ انہوں نے نیزے اٹھا کر گڑھے کے اندر کئے۔ دوسرے لمحے ٹارزن اور منکو نے گڑھے کو بنفشی رنگ کی تیز روشنی سے بھرتے دیکھا۔ اور پھر روشنی چمک کر ختم ہو گئی تو انہوں نے نیزے باہر نکال لئے۔

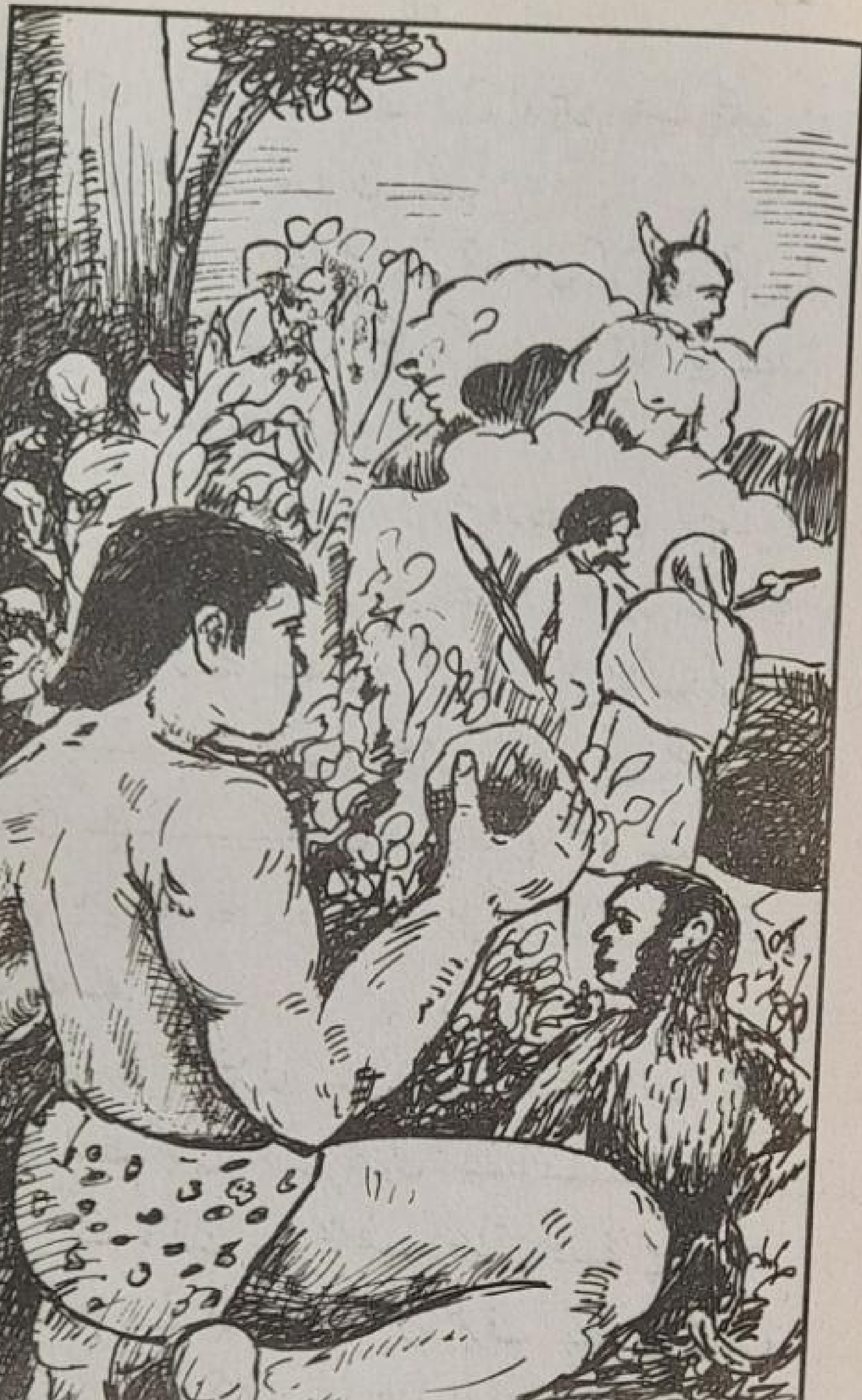

''اندر جا کر دیکھو بھاشم۔ ہم نے ٹارزن پر نکوشا جادو کر دیا ہے۔ وہ بے ہوش ہو گیا ہو گا۔ اسے گڑھے سے نکال لاؤ۔''____عورت نے سیاہ فام سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹھیک ہے۔''____سیاہ فام بھاشم نے کہا۔ وہ ہوا میں بلند ہوا اور پھر ٹارزن اور منکو نے اسے گڑھے میں اترتے دیکھا۔ اسے دیکھنے کے لیے مرد اور عورت گڑھے کی طرف جھک گئے۔ یہ دیکھ کر ٹارزن تیزی سے جھاڑیوں کی آڑ سے نکلا اور پھر اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پتھر سے اناکشی کا نشانہ لے کر اس پر کھینچ مارا۔ پتھر اناکشی کے سر پر لگا۔ اس کے منہ سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر گڑھے میں گرتی چلی گئی۔ اس کی چیخ سن کر سانگا بری طرح سے چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ پلٹ کر اناکشی کو پتھر مارنے والے کی طرف دیکھتا اسی لمحے دوسرا پتھر عین اس کی کمر پر پڑا۔ اور سانگا بے اختیار اچھلا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا اور وہ بھی اسی گڑھے میں گرتا چلا گیا۔ ان دونوں کی تیز

چیخیں اس وقت تک سنائی دیتی رہیں جب تک وہ گڑھے کی تہہ میں نہیں پہنچ گئے۔

''بہت خوب سردار۔ تم نے تو کمال کر دیا۔ تم نے ان دونوں کو گڑھے میں پھینک کر بہت اچھا کیا ہے۔'' منکو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''اتنا بھی خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ بدروحیں ہیں۔ جلد ہی گڑھے سے نکل آئیں گی۔ چلو جب تک وہ گڑھے سے باہر نکلتی ہیں ہم بھاگ کر اس طرف جاتے ہیں جہاں طاقوس جادوگر کی لکڑی کی جھونپڑی ہے۔''___ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر وہ دونوں مڑ کر تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگے۔

''لکڑی کی جھونپڑی ہے کہاں۔ اتنے بڑے جنگل میں ہم اسے کہاں تلاش کریں گے۔''___ منکو نے بھاگتے ہوئے ٹارزن سے مخاطب ہوتے ہوئے پوچھا۔

''آکو بابا نے کہا تھا کہ جس طرف سے یہ شیطان بدروحیں آئیں گی ہمیں اسی طرف جانا ہوگا۔ ہم خود بخود لکڑی کی اس جھونپڑی تک پہنچ جائیں گے۔'' ٹارزن

نے کہا۔ وہ تیزی سے بھاگتے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے سامنے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ دھماکے کی آواز سن کر دونوں رک گئے۔ جہاں دھماکہ ہوا وہاں سیاہ دھواں سا پھیلا ہوا تھا جو تیزی سے اوپر اٹھ رہا تھا۔

''یہ کیا ہے۔''___ منکو نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے انہیں دھویں میں وہی سیاہ فام وحشی نمودار ہوتا ہوا نظر آیا۔ جسے انہوں نے سانگا اور اناکشی کے ساتھ دیکھا تھا اور جس کے پاؤں دھویں کے تھے۔

''بھاگو۔ یہ شیطانی طاقت ہے۔ ہمیں اس سے بچنا ہے۔''___ ٹارزن نے چیختے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ بھاشم دھویں سے مکمل طور پر ظاہر ہوتا۔ ٹارزن اور منکو اس سے کنی کترا کر ایک بار پھر بھاگنے لگے۔

بھاشم نے جو انہیں اس طرح بھاگتے دیکھا تو اس کے حلق سے ایک خوفناک غراہٹ نکلی اور وہ فوراً غائب ہو گیا اور پھر زور دار دھماکے سے ٹارزن اور منکو کے سامنے نمودار ہوا۔ مگر ٹارزن اور منکو پھر اس سے کنی کترا گئے۔

''رک جاؤ ٹارزن۔ منکو۔ تم دونوں یہاں سے بھاگ

نہیں سکتے۔"____اچانک ٹارزن نے بھاشم کی کڑکتی ہوئی آواز سنی۔ ٹارزن نے مڑ کر دیکھا تو اسے بھاشم کے ہاتھ میں آگ کا ایک گولا دکھائی دیا۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور گولہ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے ٹارزن کی طرف بڑھتا نظر آیا۔

اناکشی اور سانگا کے چہرے غصے سے بگڑے ہوئے تھے۔ کنویں جیسے گہرے گڑھے میں نرم گھاس پر گر کر وہ بچ تو گئے تھے مگر وہاں ٹارزن نہیں تھا۔ بھاشم نے انہیں بتایا کہ ٹارزن وہاں سے نکل گیا ہے اور اسی نے ان دونوں کو پتھر مار کر گڑھے میں گرایا ہے تو وہ غصے میں آگ بگولا ہو گئے۔

اناکشی نے بھاشم کو حکم دیا کہ وہ فوراً باہر جائے اور ٹارزن کو ہر ممکن طریقے سے روکے۔ بھاشم اڑتا ہوا گڑھے سے نکل گیا۔

اناکشی اور سانگا نے وہاں آکاس بیل لٹکی دیکھی تو وہ سمجھ گئے کہ ٹارزن اس بیل کی مدد سے گڑھے سے نکلا

ہے اور یہ بیل لازماً اس کے دوست منکو نے وہاں لٹکائی ہو گی۔ وہ دونوں بھی اسی بیل کی مدد سے باہر آ گئے۔ گڑھے سے باہر آ کر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا مگر ٹارزن منکو اور بھاشم انہیں کہیں دکھائی نہیں دیئے۔

''ہونہہ۔ تو وہ ہمیں گڑھے میں پھینک کر بھاگ گئے ہیں۔'' —— سانگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مگر وہ بھاگ کر جائیں گے کہاں۔ بھاشم ان کے راستے میں موت کی دیوار بن جائے گا۔ اس سے بچ کر نکلنا ان کے لئے ممکن نہیں ہو گا۔'' —— اناکشی نے کہا۔

''ہاں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ٹارزن نے پتھر مار کر ہمیں اس گڑھے میں کیوں پھینکا تھا۔ ہمیں گڑھے میں پھینک کر وہ کہاں بھاگ گیا ہے۔ بھاشم نے تو کہا تھا کہ وہ یہاں ہمیں فنا کرنے کے لئے آیا ہے۔'' —— سانگا نے کہا۔

''شاید وہ سمجھ رہا ہو کہ وہ ہمیں گڑھے میں پھینک کر بے بس کر دے گا اور ہم گڑھے سے کبھی باہر نہیں نکل سکیں گے۔'' —— اناکشی نے کہا تو سانگا نے جیسے

سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو اناکشی۔ ہمارے ساتھ بھاشم ہے۔ اگر گڑھے میں بیل نہ لٹکی ہوتی تو ہم بھاشم کی مدد کے بغیر گڑھے سے باہر نہیں نکل سکتے تھے اور جہاں تک مجھے سمجھ آ رہی ہے۔ ٹارزن اور منکو ہمیں گڑھے میں گرا کر آقا طاقوس کے لئے ہماری بنائی ہوئی لکڑی کی جھونپڑی کی طرف جانا چاہتے ہیں۔'' سانگا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو سانگا۔ وہ بھلا اس جھونپڑی میں جا کر کیا کرے گا۔'' —— اناکشی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''ٹھہرو۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔'' —— سانگا نے کہا۔ اس نے آنکھیں بند کیں اور پھر کچھ پڑھنے لگا۔ چند لمحے وہ اسی طرح آنکھیں بند کئے کچھ پڑھتا رہا پھر اس نے یکدم آنکھیں کھول دیں۔ اس کی آنکھیں خون کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔

''میں نے معلوم کر لیا ہے۔'' —— اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا معلوم کیا ہے۔ مجھے بھی تو بتاؤ۔" ——— اناکشی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اناکشی۔ ٹارزن یہاں ہمیں فنا کرنے کے ساتھ ساتھ آقا طاقوس کی جھونپڑی جلانے کے لیے آیا ہے۔" ——— سانگا نے کہا اور اس کی بات سن کر اناکشی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کی آنکھوں میں حیرانی ابھر آئی تھی۔

"جھونپڑی جلانے۔ مگر۔" ——— اناکشی نے حیرت سے کہنا چاہا۔

"آقا طاقوس کے لئے ہم نے جادوئی عمل سے وہ جھونپڑی بنائی ہے۔ اس طلسمی جھونپڑی کے علاوہ آقا طاقوس پاتال سے نکل کر کہیں اور ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اپنا جادوئی عمل پورا کرنے کے لیے اسے اسی جھونپڑی میں ہی نمودار ہونا ہے اور وہیں اپنا عمل پورا کرنا ہے۔ اگر وہ جھونپڑی جلا دی جائے تو آقا طاقوس اس جنگل میں کہیں نمودار نہیں ہو سکے گا۔ اور اس کے نمودار نہ ہونے کا مطلب اس کی ہلاکت ہو گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پاتال میں ہی قید ہو کر رہ جائے گا۔" سانگا

نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ٹارزن نے وہ جھونپڑی جلا دی تو کیا ہم آقا کے لیے ایسی ہی دوسری جھونپڑی نہیں بنا سکتے۔" اناکشی نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا تب ہی ممکن تھا اگر آقا طاقوس اس جھونپڑی میں نمودار نہ ہوا ہوتا۔ ہمیں ہدایات دینے کے لئے وہ اسی جھونپڑی میں پاتال سے نکل کر آ چکا ہے۔ ہم یہاں سینکڑوں جھونپڑیاں بنا لیں مگر اب آقا اس جھونپڑی کے سوا کسی دوسرے جھونپڑی میں نمودار نہیں ہو سکے گا۔" ——— سانگا نے کہا۔

"اوہ۔ تب تو ہمیں ہر صورت میں اس جھونپڑی کی حفاظت کرنی ہوگی اور ہمیں جلد سے جلد ٹارزن اور اس کے دوست بندر منکو کو پکڑنا ہوگا۔ اگر ٹارزن اس جھونپڑی کو جلانے میں کامیاب ہو گیا تو آقا طاقوس تو پاتال میں قید ہوگا ہی ہم بھی فنا ہو جائیں گے اور وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔" ——— اناکشی نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ آؤ۔ ٹارزن اور منکو یہاں سے زیادہ دور

نہیں گئے ہوں گے۔ بھاشم نے انہیں کہیں روک رکھا ہو گا۔ ہمیں فوراً جا کر بھاشم کی مدد کرنی چاہیے۔'' سانگا نے کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف دوڑنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے وہ دونوں جنگل کے ایک کھلے حصے میں آئے تو انہوں نے بھاشم کو ہوا میں تیرتے ہوئے اپنی طرف آتے دیکھا۔ اسے دیکھ کر وہ دونوں رک گئے۔

''بھاشم۔ کہاں ہیں وہ دونوں۔''ـــــ اناکشی نے چیختے ہوئے بھاشم سے مخاطب ہو کر کہا۔ بھاشم اڑتا ہوا تیزی سے ان کے پاس آیا اور پھر ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''جلدی چلو۔ میں نے ان دونوں کو پکڑ لیا ہے۔ ان دونوں کو میں نے ایک جال میں باندھ کر ایک درخت سے لٹکا دیا ہے۔ اب وہ بھاگ نہیں سکتے۔ انہیں قابو کرنے میں مجھے بہت مشکلیں پیش آئی تھیں۔ مگر میں بھلا آسانی سے انہیں کہاں جانے دے سکتا تھا۔''ـــــ بھاشم نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے چلو۔ پہلے ہم ان دونوں کو جا کر

بے بس کردیں۔ اس کے بعد ہم تم سے پوچھیں گے کہ تمہیں کیا مشکلیں پیش آئیں تھیں۔ اور تم نے انہیں جال میں کیسے قید کیا تھا۔''ـــــ اناکشی نے کہا تو بھاشم نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر تیزی سے اس طرف اڑنے لگا جس طرف سے وہ آیا تھا۔ اناکشی اور سانگا تیزی سے اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔

آگ کا گولہ اپنی طرف آتے دیکھ کر ٹارزن نے دائیں طرف بھاگتے ہوئے منکو کو پکڑا اور اسی طرف چھلانگ لگا دی۔ آگ کا گولہ اس کے قریب سے گزرتا ہوا زمین پر پڑا۔ زوردار دھماکہ ہوا اور زمین پر جیسے یکلخت الاؤ سا روشن ہو گیا۔ ٹارزن نے منکو کو اپنے کاندھوں پر بٹھایا اور آگ کے الاؤ کی دوسری طرف بھاگنے لگا۔ منکو نے اس کی گردن پکڑ کر خود کو مضبوطی سے اس کی کمر سے چپکا لیا تھا۔ اسی لمحے بھاشم نے ان پر آگ کا ایک اور گولہ پھینک دیا۔ ٹارزن تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ مگر اس کا دھیان بھاشم کی طرف ہی تھا۔ جیسے ہی بھاشم نے اس پر آگ کا دوسرا گولہ

پھینکا ٹارزن نے یکلخت اونچی چھلانگ لگا دی۔ آگ کا گولہ اس کی ٹانگوں کے نیچے سے نکلتا چلا گیا اور پھر ان کے آگے جا کر گر گیا۔ دھماکے کے ساتھ وہاں بھی آگ کا الاؤ روشن ہو گیا تھا۔ ٹارزن اس آگ کے الاؤ کے قریب سے گزرا ہی تھا کہ بھاشم نے غصے میں آ کر اس کی طرف لگاتار آگ کے گولے پھینکنا شروع کر دیئے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی تھی۔ ٹارزن کو اس آگ سے بچنے کے لئے ادھر ادھر چھلانگیں لگانی پڑ رہی تھیں۔لیکن اس نے ایک بات صاف محسوس کی تھی کہ بھاشم آگ کے گولے اس کے اردگرد پھینک رہا تھا۔ وہ شاید اسے جلا کر ہلاک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بلکہ آگ کے الاؤ پھیلا کر وہ اس کا راستہ روک رہا تھا۔

بھاشم ٹارزن کے اردگرد آگ کے الاؤ روشن کرتے ہوئے بار بار غائب ہو کر اس کے سامنے آ رہا تھا۔ مگر ٹارزن فوراً اس کے دائیں بائیں سے گزر جاتا تھا۔

''سردار۔ یہ ہمارا پیچھا نہیں چھوڑ رہا۔ کہیں ہم راستہ نہ بھٹک جائیں۔'' ـــــ منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں بھٹکتے۔ تم بس مضبوطی سے میری گردن سے چمٹے رہو۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔ بھاشم جہاں جہاں آگ کے گولے پھینک رہا تھا وہاں آگ بھڑک کر الاؤ بن جاتی تھی مگر پھر فوراً ہی وہ الاؤ بھی ختم ہوجاتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جنگل میں خشک جھاڑیوں اور درختوں میں آگ لگ جاتی اور جنگل میں آگ پھیل کر ہر طرف تباہی مچا دیتی۔ بھاشم کو بھی شاید اندازہ ہو گیا تھا کہ ٹارزن آگ سے ڈر نہیں رہا تو اس نے آگ کے گولے پھینکنا بند کئے۔ پھر وہ اچانک ہوا میں اڑتا ہوا اس کے پیچھے آنے لگا۔

"سردار وہ آرہا ہے۔" ــــــ منکو نے چیخ کر ٹارزن سے کہا۔

"آنے دو۔ وہ ہمیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اس کا ارادہ ہمیں روکے رکھنے کا ہے تاکہ اناکشی اور سانگا کسی طرح ہم تک پہنچ جائیں۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔ بھاشم اڑتا ہوا عین ٹارزن کے سر پر آگیا۔

"رک جاؤ ٹارزن۔ ورنہ میں تمہیں ہلاک کر دوں گا۔" ــــــ بھاشم نے ٹارزن کے سر پر اڑتے ہوئے

حلق کے بل چیخ کر کہا۔

"کر دو۔ میں تمہیں کب روک رہا ہوں۔" ــــــ ٹارزن نے کہا۔ اس نے اپنی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ یہ دیکھ کر بھاشم غصے سے رک گیا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے بھاگتے ہوئے ٹارزن کو دیکھا اور پھر اس نے سامنے درختوں کو دیکھتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر جھٹکا تو اچانک ایک درخت کڑاکے سے ٹوٹ کر ٹارزن کے سامنے آگرا۔

"بچو سردار۔" ــــــ درخت ٹوٹ کر گرتے دیکھ کر منکو نے چیختے ہوئے کہا۔ ٹارزن نے بھی دیکھ لیا تھا۔ پھر وہ جیسے ہی اس گرتے ہوئے درخت کے قریب پہنچا۔ اس نے ایک اونچی چھلانگ لگائی اور پھر موٹی موٹی شاخوں اور تنے پر سے گزرتے ہوا درخت کی دوسری طرف چلا گیا۔ یہ دیکھ کر بھاشم نے غصے سے جبڑے بھینچ لئے۔ وہ پھر اڑتا ہوا آگے گیا اور پھر وہ انگلیوں کے اشاروں سے بھاگتے ہوئے ٹارزن کے اردگرد درختوں کو گرانے لگا۔ مگر ٹارزن جانتا تھا کہ بھاشم کی یہ کوشش بھی صرف اسے روکنے کے لئے ہی ہے۔ اور

درخت یا تو اس کے دائیں گر رہے تھے یا بائیں۔ درمیان میں ایک درخت بھی نہیں گرا تھا۔ اس لئے ٹارزن بغیر کسی خوف اور ڈر کے بھاگا جا رہا تھا۔

بھاگتے بھاگتے ٹارزن ایک کھلے علاقے میں آ گیا۔ اب چونکہ بھاشم وہاں درخت نہیں گرا سکتا تھا۔ اس لئے وہ غائب ہو کر ایک بار پھر ٹارزن کے سامنے نمودار ہو گیا۔ اس بار وہ ٹارزن سے خاصے فاصلے پر نمودار ہوا تھا۔

''سردار۔ وہ سامنے ہے۔''۔۔۔۔ منکو نے بھاشم کو دیکھ کر کہا۔

''میں دیکھ رہا ہوں۔ تم خاموش رہو۔''۔۔۔۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔ وہ ادھر ادھر بھاگنے کی بجائے سیدھا بھاشم کی طرف بھاگتا جا رہا تھا۔

بھاشم چند لمحے اس کی طرف خونخوار نظروں سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں لہرائے۔ اس کے اردگرد سیاہ دھواں سا پھیلا اور اچانک وہاں بے شمار تیر اور لمبے لمبے نیزے نمودار ہو گئے۔

''بس ٹارزن۔ اب میں تمہیں آخری بار کہہ رہا

ہوں۔ رک جاؤ۔ ورنہ اس بار میں تمہیں تیروں اور نیزوں سے چھلنی کر دوں گا۔''۔۔۔۔ بھاشم نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ مگر ٹارزن تیزی سے اس کی طرف بھاگا جا رہا تھا۔ اس کا اور بھاشم کا فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم ہوتا جا رہا تھا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر بھاشم کو جیسے غصہ آ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھ جھٹکے تو اس کے اردگرد موجود تیر اور نیزے حرکت میں آئے اور سامنے سے آتے ہوئے ٹارزن کی طرف بڑھے۔

سینکڑوں کی تعداد میں نیزوں اور تیروں کو اپنی طرف آتے دیکھ کر منکو نے خوف سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ مگر ٹارزن کے چہرے پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں ہوا تھا۔ دوسرے لمحے تیر اور نیزے اس کے اردگرد آ کر زمین میں گڑنے لگے۔ ٹارزن بالکل بھاشم کی سیدھ میں بھاگ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سیدھا بھاشم سے جا ٹکرائے گا۔

بھاشم جادوئی عمل سے اس کے اردگرد اور سامنے تیر برسا رہا تھا۔ مگر ٹارزن بھاگتا ہوا اس کے نزدیک پہنچ گیا۔ بھاشم کے نزدیک پہنچتے ہی ٹارزن نے بھاگتے

بھاگتے ایک اونچی چھلانگ لگائی۔ اسے چھلانگ لگا کر اپنی طرف آتے دیکھ کر بھاشم بوکھلا گیا اور فوراً غائب ہو گیا۔ اس کے غائب ہوتے ہی ٹارزن اس جگہ سے نکلتا چلا گیا جہاں ایک لمحہ قبل بھاشم موجود تھا۔

ٹارزن کے پیر جیسے ہی زمین پر پڑے وہ رکے بغیر سامنے درختوں کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ اس کے آگے جاتے ہی بھاشم دوبارہ اسی جگہ نمودار ہو گیا جہاں وہ پہلے موجود تھا اور پھر وہ مڑ کر نہایت غضبناک نظروں سے بھاگتے ہوئے ٹارزن کو دیکھنے لگا۔ ٹارزن دیکھتے ہی دیکھتے درختوں کے جھنڈ میں آ گیا اور پھر وہ درختوں کے دائیں بائیں سے گزر کر آگے بھاگنے لگا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ بھاشم ایک بار پھر اس کے سامنے نمودار ہو گیا۔ اس بار اس کے ہاتھوں میں ایک بڑا سا جال نظر آ رہا تھا۔ ٹارزن نے غوطہ لگایا اور ایک درخت کے پیچھے سے نکل کر دوسرے درخت کی طرف بڑھ گیا۔ مگر بھاشم وہاں نمودار ہو گیا۔ ٹارزن نے اس سے بچ کر نکلنے کی کوشش کی مگر اس بار بھاشم نے بجلی کی سی تیزی سے اس پر جال گرا دیا۔ جیسے ہی

جال گرا ٹارزن اور منکو اس میں بری طرح سے پھنستے اور گرتے چلے گئے۔ گرتے ہوئے منکو کے منہ سے زور دار چیخ نکل گئی تھی۔

انہیں جال میں پھنستے دیکھ کر بھاشم ہوا میں بلند ہوا۔ جال کا ایک سرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کے اوپر اٹھنے سے ٹارزن اور منکو بھی جال میں پھنسے اوپر اٹھتے چلے گئے۔ بھاشم نے بلندی پر آ کر جال کے سرے کو ایک درخت کی موٹی ڈال سے لٹکا دیا۔ اب ٹارزن اور منکو جال میں پھنسے ہوا میں لٹک رہے تھے۔ بھاشم ہوا میں تیرتا ہوا ان کے سامنے آ گیا۔

''میں نے کہا تھا نا کہ تم میرے ہاتھوں سے بچ کر نہیں جا سکو گے۔ اب تم دونوں یہیں لٹکے رہو۔ میں جا کر اناکشی اور سانگا کو بلا کر لاتا ہوں۔ وہ یہاں آ کر تم دونوں کو جادو سے بے بس کر دیں گے اور پھر تمہیں آقا کی جھونپڑی میں لے جائیں گے جہاں سے غائب ہو کر تم دونوں آقا کے پاس پاتال میں پہنچ جاؤ گے اور آقا تم دونوں کو فوراً شیطان کی بھینٹ چڑھا دے گا۔'' ——— بھاشم نے خوفناک انداز میں دانت نکالتے

ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے وہ مڑا اور تیزی سے ایک طرف اڑتا چلا گیا۔

''یہ کیا ہو گیا سردار۔ اس نے تو ہمیں جال میں پھنسا لیا ہے۔ اور جال بھی اس نے بلندی پر لٹکا دیا ہے۔ اب ہم اس میں سے کیسے نکلیں گے۔''—— منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تم بات بات پر پریشان کیوں ہو جاتے ہو۔ جب میں نے تم سے کہا ہے نا کہ وہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ پھر بھی تم خوفزدہ ہو جاتے ہو۔''—— ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''میں اپنے لئے نہیں تمہارے لئے ڈر جاتا ہوں۔'' منکو نے کہا۔

''میرے لئے کیوں۔''—— ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''اگر تمہیں کچھ ہو گیا تو میں اس قدر بہادر، نڈر اور خوبصورت سردار کہاں سے لاؤں گا۔''—— منکو نے اس انداز میں کہا کہ ٹارزن نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔

”یہ ہنسی مذاق کرنے کا وقت نہیں ہے منکو۔ بھاشم نے ہمیں جال میں باندھ کر لٹکا دیا ہے۔ اور وہ اناکشی اور سانگا کو لینے گیا ہے۔ ہمیں ان دونوں کے یہاں آنے سے پہلے اس جال سے نکلنا ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

”یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ ہم اس جال سے کیسے نکلیں گے۔ تمہارے پاس اگر خنجر ہوتا تو تم اسے فوراً کاٹ دیتے مگر بغیر کسی تیز دھار چیز کے ہم اس جال کو کیسے کاٹ سکتے ہیں۔“ ـــــ منکو نے کہا۔

”یہ طلسمی جال ہے۔ تم بندر ہو۔ بندروں پر طلسمات کا اثر جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ تم اپنے تیز دھار دانت آزماؤ۔ مجھے یقین ہے تم یہ جال آسانی سے کاٹ لو گے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”اوہ۔ مگر میرے دانت تو چھوٹے چھوٹے ہیں اور زیادہ تیز دھار بھی نہیں ہیں۔“ ـــــ منکو نے کہا۔

”تم کوشش تو کرو۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے جال کی ایک رسی کو دانتوں میں پکڑ لیا۔ جیسے ہی اس نے رسی کو

دانتوں میں دبایا۔ اچانک جال راکھ بنتا چلا گیا اور دوسرے لمحے ٹارزن اور منکو زور دار دھماکے سے نیچے آ گرے۔ ٹارزن زمین پر گرا تھا جبکہ منکو اس کے اوپر گرا تھا۔

”دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ تم اس طلسمی جال کو کاٹ لو گے۔ آکو بابا نے مجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں اگر ایسی کسی مصیبت میں پھنس جاؤں تو تم ہی میری مدد کر سکتے ہو۔“ ـــــ ٹارزن نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اوپر سے گرنے سے اسے چوٹ تو بہت آئی تھی مگر یہ وقت چھوٹی موٹی چوٹیں دیکھنے کے لئے نہیں تھا۔ اس لئے اس نے اٹھتے ہی منکو کو ایک بار پھر کاندھوں پر بٹھایا اور آگے کی طرف دوڑ گیا۔

تیزی سے بھاگتے ہوئے وہ درختوں سے بھرے علاقے سے نکل کر ایک سرسبز علاقے میں نکل آیا۔ سامنے نیلے پانی کی جھیل تھی اور دائیں طرف اسے ایسے درخت نظر آئے جن کے تنے آپس میں ملے ہوئے تھے۔ ٹارزن وہاں پہنچ کر رک گیا۔

”کیا ہوا۔ تم رک کیوں گئے ہو۔“ ـــــ منکو نے

اسے رکتے دیکھ کر پوچھا۔

"طلسماتی جھونپڑی ان درختوں کے پیچھے ہے۔ اور ویسے بھی ہم اناکشی اور سانگا بدروحوں کو بہت پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ جب تک وہ یہاں آئیں گے ہم ان درختوں کی دوسری طرف موجود طلسماتی جھونپڑی کو جلا کر راکھ بنا چکے ہوں گے۔"___ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا تو منکو کے چہرے پر سکون آ گیا۔ وہ چھلانگ مار کر ٹارزن کے کندھوں سے اترا اور پھر وہ دونوں ایک ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے ان درختوں کی طرف بڑھنے لگے جو ساتھ ساتھ اور آپس میں ملے ہوئے تھے۔ لیکن ابھی وہ درختوں کے قریب بھی نہ پہنچے تھے کہ اچانک ان کے سروں پر بھاشم نمودار ہو گیا۔ ٹارزن اور منکو نے اس کی غراہٹ سن کر سر اٹھایا ہی تھا کہ بھاشم نے ان کے قریب کوئی چیز پھینک دی۔ ٹارزن اور منکو نے ادھر ادھر چھلانگیں لگا کر بچنا چاہا مگر اچانک ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ان کے گرد سیاہ دھواں سا پھیل گیا۔ ٹارزن اور منکو اس دھوئیں میں چھپ سے گئے۔ ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے دھوئیں کی شکل میں اس کی ناک

میں تیز مرچیں سی بھر گئی ہوں۔ اس نے ایک زور دار چھینک ماری اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں تاریکی پھیلتی چلی گئی۔

''**کھاں** ہے جال۔ کہاں ہیں ٹارزن اور منکو۔'' سانگا نے بھاشم کی طرف دیکھتے ہوئے بری طرح سے گرج کر کہا جو ان دونوں کو اس جگہ لے آیا تھا جہاں اس نے ٹارزن اور منکو پر جال گرا کر انہیں قید کیا تھا اور پھر انہیں جال سمیت ایک درخت پر لٹا دیا تھا مگر اب وہاں نہ جال نظر آ رہا تھا اور نہ ٹارزن اور منکو۔ بھاشم بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ میرے طلسماتی جال سے نکل کر کہاں جا سکتے ہیں۔'' ——— بھاشم نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ دونوں بہت خطرناک ہیں بھاشم۔ اور مجھے معلوم

ہو گیا ہے کہ وہ یہاں کیوں آئے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ کسی طرح وہ آقا کی طلسماتی جھونپڑی تک پہنچ جائیں اور اس جھونپڑی کو جلا کر راکھ کر دیں اور تم جانتے ہو اگر جھونپڑی جل کر راکھ ہو گئی تو آقا طاقوس جادوگر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال کا قیدی بن جائے گا اور اس کے قید ہوتے ہی نہ صرف ہم دونوں بلکہ تم بھی فنا ہو جاؤ گے۔'' ——— سانگا نے کہا۔

''اوہ۔ مم۔ میں فنا نہیں ہونا چاہتا سانگا۔ کچھ کرو۔ میں تو انہیں قابو کرتے کرتے تھک گیا ہوں۔ میری وہ تمام کوششوں کو ناکام کر رہے ہیں۔ اب تم ہی ان دونوں کو کسی طرح سے روک سکتے ہو۔'' ——— بھاشم نے کہا۔

''وہ ہمارے سامنے آئیں گے تو ہم ان کے خلاف کچھ کر سکیں گے۔ وہ دونوں ہم سے بچنے کے لئے ہی تو بھاگ رہے ہیں۔'' ——— اناکشی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پھر تم ہی بتاؤ۔ میں کیا کروں۔ کس طرح انہیں روکوں اور کسی طرح انہیں تمہارے سامنے آنے پر

مجبور کروں۔'' ـــــ بھاشم نے مایوسی سے کہا۔

''پہلے تم بتاؤ۔ تم نے کیا کوششیں کی تھیں۔'' سانگا نے اس سے پوچھا اور وہ انہیں تفصیل بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ ٹارزن واقعی بہت چالاک انسان ہے۔ وہ سمجھ گیا ہو گا کہ تم اسے ہلاک نہیں کرنا چاہتے۔ صرف اس کا راستہ روکنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اسی لئے وہ تم سے بے خوف ہو کر بھاگ رہا ہے۔'' ـــــ اناکشی نے منہ بنا کر کہا۔

''اس سے تو بہتر ہے کہ کسی طرح تم ان دونوں کو بے ہوش کر دو۔'' ـــــ سانگا نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

''بے ہوش۔'' ـــــ بھاشم نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ انہیں بے ہوش کر کے تم ان کے سروں پر موجود رہو اور انہیں اس وقت تک ہوش میں نہ آنے دو جب تک ہم وہاں نہ پہنچ جائیں۔ اسی طرح وہ ہمارے قابو میں آسکتے ہیں۔'' ـــــ سانگا نے کہا۔

''اوہ۔ ٹھیک ہے۔ میں انہیں سیاہ دھوئیں سے بے ہوش کر سکتا ہوں۔ مگر میں ان کے سروں پر کھڑا

رہا تو تم دونوں کو کیسے معلوم ہوگا کہ وہ اور میں کہاں ہیں۔ تم وہاں کیسے پہنچو گے۔'' ـــــ بھاشم نے کہا۔

''تم ہماری فکر نہ کرو۔ ہم پہنچ جائیں گے۔ تم جاؤ اور انہیں طلسماتی جھونپڑی تک پہنچنے سے پہلے ہی بے ہوش کر دو۔'' ـــــ سانگا نے کہا تو بھاشم یکلخت دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

''آؤ۔ ہم جھونپڑی کی طرف چلتے ہیں۔ ٹارزن اسی طرف جا رہا ہو گا۔ بھاشم کو وہ وہیں کہیں ملیں گے۔'' سانگا نے کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں طاقوس جادوگر کی طلسماتی جھونپڑی کی طرف چل پڑے اور پھر وہ شام ہونے سے پہلے پہلے ٹھیک اسی جگہ پہنچ گئے جہاں ٹارزن اور منکو زمین پر گرے پڑے تھے اور بھاشم ان کے سروں پر اڑتا ہوا ان کا پہرہ دے رہا تھا کہ وہ ہوش میں نہ آسکیں۔ ٹارزن اور منکو کو دیکھ کر ان دونوں کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''بہت خوب۔ یہ ہوئی نہ بات۔ اب یہ ہمارے ہاتھوں سے کہاں بچ کر جائیں گے۔'' ـــــ اناکشی نے خوش ہو کر کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے

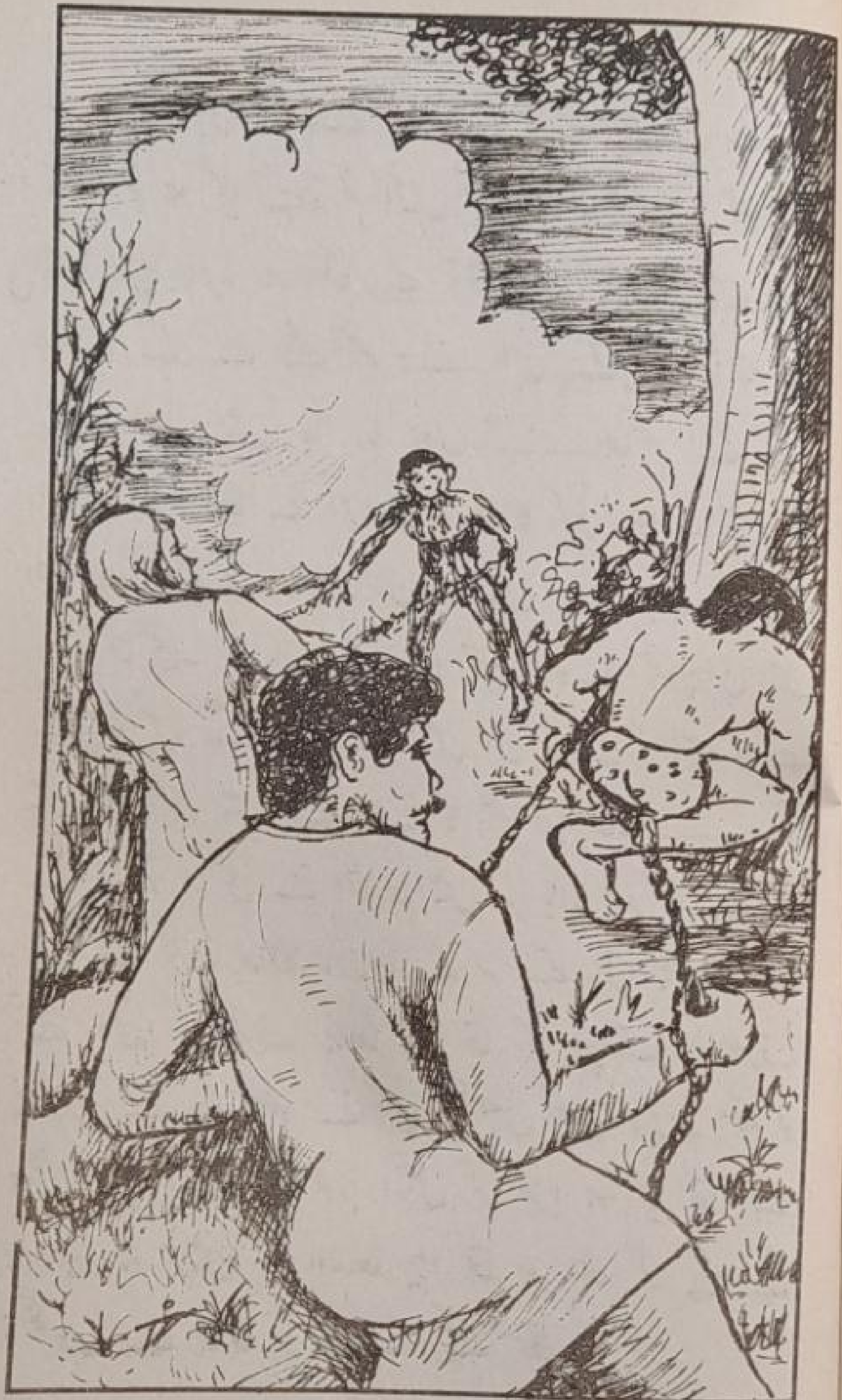

ٹارزن اور منکو کے پاس آ گئے۔ انہیں دیکھ کر بھاشم خوش ہو گیا تھا۔

اناکشی نے منتر پڑھا تو اچانک اس کے ہاتھوں میں دو بڑی بڑی لکڑیاں آ گئیں۔ یہ دیکھ کر سانگا نے منتر پڑھا تو اس کے ہاتھوں میں لمبی رسی اور سبز رنگ کے کپڑے کی پٹیاں آ گئیں۔

''آؤ۔ اب انہیں باندھ لیں۔ اب یہ کہیں نہیں جا سکتے۔'' ——— سانگا نے کہا اور پھر انہوں نے ٹارزن اور منکو کو نہایت مہارت سے باندھنا شروع کر دیا۔ انہوں نے لکڑیاں ٹارزن کی بغلوں میں پھنسا کر اس کے دونوں ہاتھ رسی سے باندھ دیئے تھے۔ اناکشی نے بھی منکو کو اسی طرح اس کے بغلوں میں لکڑی پھنسا کر اسے باندھ دیا۔ پھر انہوں نے رسی کا ایک سرا منکو کے گلے میں باندھا اور دوسرا سرا انہوں نے ٹارزن کی ٹانگوں سے باندھ دیا۔

اناکشی نے اپنی مخصوص کنڈے والی رسی کا کنڈا اس رسی میں پھنسا لیا۔ جیسے وہ اس رسی کی مدد سے ان دونوں کو گھسیٹتی ہوئی وہاں سے لے جانا چاہتی ہو۔

"یہ دونوں تمہارے قابو میں آ گئے ہیں۔ اب میرا کام ختم ہو گیا ہے۔ تم انہیں گھسیٹ کر طلسماتی جھونپڑی میں پہنچا دو۔ ہو سکتا ہے آقا پاتال میں انہیں لے جانے کے لئے مجھے حکم دے۔ اس لئے میں آقا کے پاس پاتال میں جا رہا ہوں۔"______ بھاشم نے کہا۔ اناکشی اور سانگا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور بھاشم اچانک دھواں بن کر وہاں سے غائب ہو گیا۔

"اناکشی۔ ہم ان دونوں کو گھسیٹتے ہوئے جھونپڑی میں لے جائیں گے۔ آقا نے ہمیں ان دونوں کو اسی حالت میں جھونپڑی میں لے جانے کا حکم دیا تھا۔"______ سانگا نے کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلایا اور کنڈے والی رسی کھینچنے لگی۔ سانگا ٹارزن کے سر کے بال پکڑنے کے لئے اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک نہ صرف ٹارزن نے بلکہ منکو نے بھی آنکھیں کھول دیں۔ منکو تو ہوش میں آتے ہی فوراً اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا البتہ ٹارزن جو زمین پر اوندھا پڑا تھا سر اٹھا کر مچی مچی آنکھوں سے سانگا کی طرف دیکھنے[1] لگا۔

---

[1] اس کے لئے سرورق دیکھئے۔

انہیں اس طرح ہوش میں آتے دیکھ کر اناکشی اور سانگا بے اختیار اچھل پڑے۔ سانگا بوکھلا کر اچھل کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اس کا پاؤں رپٹ گیا اور وہ یکلخت پشت کے بل دھنچے آ گرا۔

ہوش میں آتے ہی ٹارزن نے مچی مچی آنکھوں سے سانگا کی طرف دیکھا جو اس کے ہوش میں آنے سے بوکھلا کر اچھلا تھا اور پشت کے بل نیچے جاگرا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹارزن اور منکو کی طرف دیکھ رہا تھا۔ منکو کو کھینچے والی اناکشی بھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے رہ گئی تھی۔

''یہ۔ یہ کیا۔ ان دونوں کو ہوش کیسے آ گیا۔ یہ۔ یہ۔''____ سانگا نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ان دونوں کو بھاشم نے بے ہوش کیا تھا۔ جب تک وہ یہاں تھا اس کا ان دونوں پر جادو کا اثر قائم تھا۔ اُس کے جاتے ہی اس کے جادو کا اثر ان پر سے

ختم ہو گیا ہے۔''____ اناکشی نے کہا۔

''اوہ۔ بہرحال۔ انہیں ہوش آ گیا ہے تو کیا ہوا۔ ہم نے انہیں باندھ رکھا ہے۔ اب یہ چاہیں بھی تو کچھ نہیں کر سکتے۔''____ سانگا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اناکشی ایک بار پھر منکو کو کھینچنے لگی جبکہ سانگا ٹارزن کے پیروں کی طرف آیا اور اس نے ٹارزن کے پیروں سے بندھی ہوئی رسی کو پکڑ لیا۔ منکو پیچھے کی طرف زور لگانے لگا۔

ٹارزن ان کی باتیں سن کر سمجھ گیا تھا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا تھا اور انہیں ہوش کیسے آ گیا تھا۔ ادھر منکو پیچھے کی طرف زور لگا رہا تھا جبکہ اناکشی اسے آگے کھینچ رہی تھی۔ سانگا نے ٹارزن کی ٹانگوں کے پاس سے رسی پکڑی اور اسے کھینچنے لگا۔ ٹارزن کروٹ بدل کر سیدھا ہو گیا۔ سانگا نے زور لگا کر اسے کھینچنا چاہا۔ مگر ٹارزن نے بندھے ہونے کے باوجود اپنا جسم اس قدر سخت کر لیا کہ زور لگانے کے باوجود سانگا اسے ایک انچ بھی نہ کھینچ سکا تھا۔

''یہ کیا۔ یہ تو بے حد بھاری ہے۔ مجھ سے تو یہ

نہیں کھینچا جا رہا۔'' ـــــ سانگا نے پریشان ہو کر کہا۔

''منکو میں بھی بہت طاقت ہے۔ میں اسے اپنی طرف کھینچ رہی ہوں اور یہ پیچھے کی طرف زور لگا رہا ہے۔'' ـــــ اناکشی نے کہا۔

''تم دونوں جتنی مرضی کوششیں کر لو۔ مگر تم ہمیں اس طرح کھینچ کر طلسماتی جھونپڑی میں نہیں لے جا سکو گے۔'' ـــــ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسے مسکراتے دیکھ کر سانگا کے چہرے پر غصہ آ گیا۔

''ہم تمہیں ہر حال میں جھونپڑی میں لے جائیں گے ٹارزن۔ تم ابھی ہماری طاقتوں سے واقف نہیں ہو۔'' ـــــ سانگا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو پھر کرتے رہو کوشش۔ منکو۔'' ـــــ ٹارزن نے پہلے سانگا سے اور پھر منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم گھبراؤ نہیں سردار۔ اس دبلی پتلی عورت میں اتنا دم خم نہیں ہے کہ مجھے کھینچ سکے۔'' ـــــ منکو نے بدستور پیروں کا زور لگاتے ہوئے کہا۔ وہ ٹارزن کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔ اناکشی کے ایک ہاتھ میں نیزہ تھا اور دوسرے ہاتھ میں کنڈے والی رسی جس سے وہ منکو

کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سانگا بھی ایک ہاتھ سے زور لگا رہا تھا مگر ٹارزن کو جیسے زمین نے جکڑ رکھا تھا۔ وہ اسے معمولی سا بھی اپنی جگہ سے نہ کھسکا سکا تھا۔ دونوں زور لگاتے رہے۔ پھر ان کے چہروں پر پریشانی نظر آنے لگی۔

''نیزہ رکھ کر دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر اسے کھینچو۔'' سانگا نے اناکشی سے کہا تو اناکشی نے اثبات میں سر ہلایا اور نیزہ زمین پر رکھ دیا۔ پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے رسی پکڑی اور منکو کو ایک بار پھر اپنی طرف کھینچنے لگی۔ اس بار منکو کے قدم جیسے اکھڑ گئے اور وہ اناکشی کی طرف کھینچتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر سانگا کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ آ گئی۔ اس نے بھی اپنا نیزہ زمین پر رکھا اور رسی دونوں ہاتھوں سے پکڑ لی اور زور لگاتے ہی ٹارزن اس کی طرف گھسٹ آیا تھا۔

''بس۔ سردار۔ میرے قدم اکھڑ رہے ہیں۔'' منکو نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کوشش کرو۔ کسی طرح اناکشی کے نیزے پر گرو تاکہ تم زخمی ہو جاؤ۔ میں بھی نیزے کی طرف بڑھ رہا

ہوں تاکہ زخمی ہو جاؤں۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''میں کوشش کر رہا ہوں۔'' ـــــ منکو نے کہا۔ اسی لمحے اناکشی نے اسے اپنی طرف زور لگا کر کھینچا تو منکو اچھل کر سیدھا اس کے زمین پر پڑے ہوئے نیزے پر جا گرا۔ نیزہ زمین پر تھا اس لئے وہ اسے چھو نہ سکا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ اناکشی اسے نیزے کے اوپر سے کھینچ لیتی۔ منکو نے نیزے کی نوک پر اپنی ایک انگلی مار لی۔ اس کے منہ سے سسکاری سی نکلی اور اس کی انگلی سے خون ابھر آیا۔

''سردار۔ میں نے نیزے کی انی سے انگلی زخمی کر لی ہے۔'' ـــــ منکو نے چیختے ہوئے کہا۔

''بہت خوب۔ اب میری باری ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔ اس نے اپنے جسم کو زور دار جھٹکا دیا تو اسے کھینچتا ہوا سانگا زور دار جھٹکا کھا کر اس کے اوپر گرتا چلا گیا۔ ٹارزن نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدل لی۔ سانگا اس کے اوپر سے ہوتا ہوا دوسری طرف جا گرا۔ جبکہ ٹارزن کروٹ بدل کر اس کے زمین پر رکھے ہوئے نیزے پر آ گیا تھا۔ نیزہ ایک چھوٹے سے گڑھے

میں قدرے ترچھا پڑا تھا۔ ٹارزن جیسے ہی اس پر آیا۔ اس کے کندھے پر نیزے کی انی کا سرا چرکہ لگا گیا۔ ٹارزن کے چہرے پر بھی ایک لمحے کے لئے تکلیف کے تاثرات نمایاں ہوئے مگر اس نے فوراً خود کو نارمل کر لیا۔ جیسے ہی اس کے کندھے پر سانگا کے نیزے کا زخم لگا یکلخت زور دار دھماکہ ہوا اور اس کے اور منکو کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں اور لکڑیاں یکلخت دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ اس دھماکے کے ساتھ ہی سانگا اور اناکشی اپنی جگہ سے یوں اچھل کر دور جا گرے جیسے کسی طاقتور دیو نے انہیں اٹھا کر پوری قوت سے دور پھینک دیا ہو۔

''منکو۔ جلدی کرو۔ جا کر اناکشی کی آنکھیں پھوڑ دو۔'' ـــــ ٹارزن نے آزاد ہوتے ہی تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے چیخ کر منکو سے کہا اور خود سانگا کی طرف دوڑ لگا دی۔

سانگا جو کراہتا ہوا اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا ٹارزن آن واحد میں اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے سانگا کو اس کی ٹانگوں سے پکڑا اور اسے پوری

قوت سے اوپر اٹھا لیا۔ سانگا بوکھلا کر چیختا ہوا ادھر ادھر ہاتھ مارنے لگا۔ ٹارزن نے اس کی ٹانگوں کو پکڑ کر گھمایا اور اسے پوری قوت سے زمین پر پٹخ دیا۔ اس نے سانگا کو اس طرح ٹانگوں سے اٹھا کر زمین پر مارا تھا جس طرح دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتا ہے۔ سانگا کا سر ٹھوس زمین سے ٹکرایا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ٹارزن کے ہاتھوں میں سانگا یکلخت دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

ادھر اناکشی جو دور گری بری طرح سے تڑپ رہی تھی۔ منکو چھلانگیں مارتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس سے پہلے کہ اناکشی اٹھتی منکو نے پنجے پھیلا کر اس کی آنکھوں پر حملہ کر دیا۔ دوسرے لمحے فضا یکلخت اناکشی کی تیز اور دردناک چیخوں سے گونج اٹھی۔

منکو نے پنجے مار کر اس کی دونوں آنکھیں پھوڑ دی تھیں۔ اناکشی کچھ دیر اسی طرح چیختی اور تڑپتی رہی۔ پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کا جسم بھی دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور پھر دھواں فوراً ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا۔

ٹارزن اور منکو نے آکو بابا کی ہدایات پر عمل کیا تھا۔ آکو بابا نے کہا تھا کہ اگر دونوں بدروحیں ان پر قابو پالیں اور انہیں جادوئی رسیوں سے باندھ لیں تو انہیں ان دونوں کے نیزوں سے کسی بھی طرح اپنے جسموں پر زخم لگانے ہوں گے۔ جیسے ہی انہیں نیزوں کے زخم لگیں گے ان کے جسموں پر بندھی ہوئی جادوئی چیزیں غائب ہو جائیں گی اور وہ دونوں اچھل کر دور جا گریں گے۔ پھر منکو اناکشی نامی بدروح کی آنکھیں پھوڑے گا اور ٹارزن سانگا کو اس کی ٹانگوں سے پکڑ کر اس کا سر زمین پر مارے گا۔ اس طرح دونوں بدروحیں دھواں بن کر فنا ہو جائیں گی۔ اور ایسا ہی ہوا تھا۔

ٹارزن اور منکو نے انتھک کوششوں سے سانگا اور اناکشی کے نیزوں سے اپنے جسموں پر زخم لگا لئے تھے۔ اب دونوں بدروحیں فنا ہو کر وہاں سے غائب ہو چکی تھیں۔ البتہ ان دونوں کے نیزے وہیں پڑے تھے۔ ٹارزن نے دونوں نیزے اٹھا لئے۔

''اب کیا کرنا ہے سردار۔''_____ منکو نے ٹارزن

سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسی لمحے اس کے حلق سے ایک زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر دور جاگرا اور زمین پر گر کر وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

منکو کو اس طرح چیخ مار کر اور اچھل کر دور گرتے دیکھ کر ٹارزن بری طرح سے اچھل پڑا تھا۔ اسی لمحے ٹھیک اس جگہ دھواں سا اٹھا جہاں ایک لمحہ قبل منکو موجود تھا۔ دوسرے لمحے اس دھویں نے اوپر اٹھتے ہوئے بھاشم کا روپ دھار لیا۔ وہ بے حد غضبناک نظر آرہا تھا۔ اس کی آنکھیں بے حد سرخ تھیں۔ جیسے اس کی آنکھوں میں انگارے دہک رہے ہوں۔

''تم۔''____ ٹارزن نے اسے نمودار ہوتے دیکھ کر غرا کر کہا۔

''ہاں۔ آقا طاقوس جادوگر کو معلوم ہو گیا ہے کہ تم نے اور تمہارے دوست بندر نے کس طرح سانگا اور

انا کشی کو فنا کیا ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھے یہاں بھیج دیا ہے تاکہ میں تمہیں اس کی جھونپڑی میں پہنچا سکوں۔'' ـــــ بھاشم نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم نے منکو کے ساتھ کیا کیا ہے۔ کیا وہ ہلاک ہو گیا ہے۔'' ـــــ ٹارزن نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے غضبناک نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں نے تو اسے ہلکا سا ہاتھ مارا تھا اور وہ دور جاگرا اور بے ہوش ہو گیا۔'' ـــــ بھاشم نے کہا۔

''ٹارزن بیٹا۔ تمہارے پاس انا کشی اور سانگا کے نیزے ہیں۔ یہ دونوں نیزے ایک ساتھ اس شیطانی ذریت کو مار دو۔'' ـــــ اچانک ٹارزن کے کان میں ایک آواز سنائی دی اور ٹارزن چونک پڑا۔ وہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ آ کو بابا کی تھی۔

''ٹھیک ہے آ کو بابا۔ آپ کی مدد کا شکریہ۔'' ٹارزن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ آ کو بابا نے اس کے کان میں یہ بات کہہ کر اس کی ساری پریشانی دور کر دی تھی۔

آ کو بابا نے اسے صرف انا کشی اور سانگا کو فنا کرنے کا طریقہ بتایا تھا اور کہا تھا کہ انہیں ہلاک کرنے کے بعد وہ طاقوس جادوگر کی پراسرار جادوئی جھونپڑی کو آگ لگا دے۔ جھونپڑی جل جائے گی تو طاقوس جادوگر کو ان جنگلوں میں آنے کا موقع نہیں مل سکے گا اور وہ ہمیشہ کے لئے پاتال میں ہی فنا ہو جائے گا۔

بھاشم اس طرح اچانک اس کے سامنے آجائے گا اور وہ منکو کو اس طرح اٹھا کر دور پھینک دے گا۔ اس سے ٹارزن پریشان ہو گیا تھا اور وہ سوچ ہی رہا تھا کہ وہ اس شیطانی ذریت کا خاتمہ کیسے کرے گا۔ اب اس کی یہ مشکل آ کو بابا نے آسان کر دی تھی۔

''تمہارا نام بھاشم ہی ہے نا۔'' ـــــ ٹارزن نے اس کی طرف آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں بھاشم ہوں۔'' ـــــ بھاشم نے فخر سے اکڑتے ہوئے کہا۔

''انا کشی اور سانگا تو مجھے باندھ کر گھسیٹتے ہوئے جھونپڑی میں لے جا رہے تھے۔ تم کیا کرو گے۔ کیا تم

بھی مجھے ان کی طرح باندھ کر اور گھسیٹتے ہوئے لے جاؤ گے۔'' ـــــ ٹارزن نے اس کی طرف انچ انچ بڑھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہیں اس جھونپڑی میں جانے پر مجبور کر دوں گا۔'' ـــــ بھاشم نے غرا کر کہا۔

''کیا کرو گے تم۔'' ـــــ ٹارزن نے کہا۔

''اپنے پیروں کی طرف دیکھو۔'' ـــــ بھاشم نے کہا اور ٹارزن نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو بوکھلا کر اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ اس کے پیروں کی طرف سینکڑوں کی تعداد میں سرخ چیونٹے بڑھ رہے تھے۔ ٹارزن ان سرخ چیونٹوں کے بارے میں بخوبی جانتا تھا۔ یہ سرخ چیونٹے انتہائی خطرناک تھے جو کسی بھی انسان اور جانوروں کا گوشت لمحوں میں چٹ کر جاتے تھے۔

''یہ سرخ چیونٹے اس وقت تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے ٹارزن۔ جب تک کہ تم آقا کی جھونپڑی میں نہیں چلے جاتے۔ جاؤ اپنے دوست بندر کو اٹھاؤ اور اسے لے کر جھونپڑی میں چلے جاؤ۔ ورنہ یہ چیونٹے تم

دونوں کے جسموں پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں چھوڑیں گے۔'' ـــــ بھاشم نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

ٹارزن ان چیونٹوں کو دیکھ کر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ رہا تھا۔ اس کا انداز بظاہر ان چیونٹیوں سے ڈرنے والا تھا مگر وہ بھاشم کی طرف بڑھ رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ بھاشم کے نزدیک آیا۔ وہ الٹی طرف یکلخت کسی کمان کی طرح مڑ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں نیزے پوری قوت سے بھاشم کے سینے میں مار دیئے۔ جیسے ہی نیزے بھاشم کے سینے میں گھسے یکلخت زور دار دھماکہ ہوا اور بھاشم کے ساتھ ٹارزن کے ہاتھوں میں موجود دونوں نیزے دھواں بن کر غائب ہو گئے۔

بھاشم کو غائب ہوتے دیکھ کر ٹارزن تیزی سے سیدھا ہوا تو اس نے چیونٹوں کی طرف دیکھا۔ مگر اب وہاں اسے کوئی سرخ چیونٹا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ بھاشم کے فنا ہوتے ہی وہ بھی غائب ہو گئے تھے۔ یہ دیکھ کر ٹارزن نے اطمینان کا سانس لیا اور تیز تیز چلتا ہوا منکو کی طرف آ گیا۔ اس نے جھک کر منکو کو دیکھا تو اس

کا سانس چل رہا تھا۔

''منکو۔ ہوش میں آؤ منکو۔''——ٹارزن نے اسے بری طرح سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں منکو نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور خوفزدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''مم۔ مجھے کیا ہوا تھا سردار۔ مم۔ میں۔ میں۔''منکو نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ ٹارزن نے اسے ساری بات بتا دی۔ منکو یہ سن کر اور زیادہ گھبرا گیا کہ اسے بھاشم نے مارا تھا مگر جب ٹارزن نے اسے یہ بتایا کہ اس نے بھاشم کو آکو بابا کی ہدایات کے مطابق فنا کر دیا ہے تو منکو کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔

''اب چلو۔ ہمیں چقماق پتھر ڈھونڈنے ہیں۔ ہمیں ابھی اس جادوئی جھونپڑی کو جلانا ہے۔''——ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اور پھر وہ وہاں چقماق پتھر ڈھونڈنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں انہیں چقماق پتھر مل گئے۔ ٹارزن نے جھنڈ میں جا کر جھونپڑی دیکھی پھر اس نے خشک جھاڑیوں میں چقماق پتھروں سے آگ جلائی اور ان جلتی ہوئی جھاڑیوں کو

جادوئی جھونپڑی پر پھینکنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں آگ نے جھونپڑی پر پھیل کر اسے جلانا شروع کر دیا۔

جیسے ہی آگ نے جھونپڑی کو جلانا شروع کیا۔ جھونپڑی کے اندر سے تیز اور انتہائی دلدوز چیخیں سنائی دینے لگیں۔ جیسے اندر کوئی انسان ہو اور وہ اس آگ میں زندہ جل رہا تھا۔

پھر آہستہ آہستہ چیخوں کی آوازیں ختم ہوتی چلی گئیں اور پھر وہاں پہلے جیسی خاموشی چھا گئی۔ کچھ ہی دیر میں ساری جھونپڑی جل کر راکھ ہو گئی۔

”کیا اب طاقوس جادوگر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاتال میں گم ہو گیا ہو گا۔“ ____ منکو نے ٹارزن سے پوچھا۔

”ہاں۔ یہ شیطانی چکر ختم ہو گیا ہے۔ آؤ۔ اب اباگا شیر کو بلا کر اسے بتا دیں کہ وہ اور جنگل کے دوسرے جانور یہاں اطمینان سے رہ سکتے ہیں۔ اب انہیں کسی بدروح سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ انہیں بتا کر ہم واپس اپنے جنگلوں کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔“ ____ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ خوش تھا کہ اس شیطانی معاملے میں اس نے بھی ٹارزن کی مدد

کی تھی اور اناکشی نامی بدروح کو اندھا کر کے اس نے ہی اسے ہلاک کیا تھا۔ اب جب وہ اپنی اس بہادری کا قصہ اپنے جنگل میں جا کر ساتھی بندروں اور دوسرے جانوروں کو بتائے گا تو وہ سب اس کی بہادری کے قائل ہو جائیں گے۔

ختم شد

بچوں کیلئے دلچسپ اور خوبصورت ناول

ٹارزن اور پُراسرار شیطان

ٹارزن اور اندھا شکاری

جادوگر عمرو عیار

چور بادشاہ

عمرو اور شہنشاہ افراسیاب

عمرو اور قیدی شہزادیاں

ٹارزن اور زمارد دیوتا

خوفناک ہنگامہ

چلوسک ملوسک اور ٹارزن

چھن چھنگلو اور لوزاتاجن

عمرو اور چنکو جادوگر

جاسوس مجرم

ٹارزن اور جاسوس لڑکیاں

چھن چھنگلو اور پراسرار بادشاہ

عمرو اور سیاہ معبد

کتب ملنے کا پتہ:

یوسف برادرز

الحمد مارکیٹ
اردو بازار

لاہور

Mob:0300-9401919